روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 28 /اکتوبر 2011ء 29 ذیقعد 1432 ہجری 28 /اخاء 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 246

راز امانت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جب کوئی شخص بات کر کے پلٹ جائے تو وہ بات امانت ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب نقل الحدیث نمبر 209)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط وخال ہیں۔اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اخلاق ہیں۔ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محلِ ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اسی کے مقابل پر حقوق العباد کا بھی لحاظ رکھنا یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔چنانچہ لباس التقوی قرآن شریف کا لفظ ہے۔یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابمقدور کاربند ہو جائے۔

یہ تو وجود روحانی کا پانچواں درجہ ہے اور اس کے مقابل پر جسمانی وجود کا پانچواں درجہ وہ ہے جس کا اس آیت کریمہ میں ذکر ہے فکسونا العظام لحماً۔ یعنی پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت مڑھ دیا اور جسمانی بناوٹ کی کسی قدر خوبصورتی دکھلا دی۔یہ عجیب مطابقت ہے کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے ایک جگہ روحانی طور پر تقویٰ کو لباس قرار دیا ہے ایسا ہی کسونا کا لفظ جو کسوہ سے نکلا ہے وہ بھی بتلا رہا ہے کہ جو گوشت ہڈیوں پر مڑھا جاتا ہے وہ بھی ایک لباس ہے جو ہڈیوں کو پہنایا جاتا ہے۔پس یہ دونوں لفظ دلالت کر رہے ہیں کہ جیسی خوبصورتی کا لباس تقویٰ پہناتی ہے ایسا ہی وہ کسوت جو ہڈیوں پر چڑھائی جاتی ہے ہڈیوں کے لئے ایک خوبصورتی کا پیرایہ بخشتی ہے۔وہاں لباس کا لفظ ہے اور یہاں کسوت کا اور دونوں کے معنے ایک ہیں۔اور نص قرآنی باآواز بلند پکار رہی ہے کہ دونوں کا مقصد خوبصورتی ہے اور جیسا کہ انسان کی روح پر سے اگر تقویٰ کا لباس اتار دیا جائے تو روحانی بدشکلی اس کی ظاہر ہو جاتی ہے۔اسی طرح اگر وہ گوشت و پوست جو حکیم مطلق نے انسان کی ہڈیوں پر مڑھا ہے اگر ہڈیوں پر سے اتار دیا جائے تو انسان کی جسمانی شکل نہایت مکروہ نکل آتی ہے۔

(براہین احمدیہ، جلد پنجم۔روحانی خزائن جلد21ص209)

ہفتہ تعلیم القرآن

سال 2011ء کا چوتھا ہفتہ تعلیم القرآن مورخہ 11 تا 17 نومبر 2011ء منایا جا رہا ہے۔ تمام امراء، صدران و سیکرٹریانِ تعلیم القرآن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسبِ پروگرام ہفتہ تعلیم القرآن منائیں۔ ''ہفتہ قرآن'' کا مختصر پروگرام درج ذیل ہے۔ مقامی حالات کے مطابق اس میں بہتر تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

☆ دوران ہفتہ نماز تہجد سے آغاز اور نماز باجماعت کے قیام کو یقینی بنایا جائے، ہر فردِ جماعت روزانہ کم از کم دو رکوع تلاوت کر کے ترجمہ بھی پڑھے۔ مؤرخہ 11 نومبر 2011ء کا خطبہ جمعہ قرآن کریم کے فضائل و برکات، تعلیم القرآن اور ہماری ذمہ داریوں کے متعلق دیا جائے۔

☆ دورانِ ہفتہ عہدیداران (خصوصاً سیکرٹری تعلیم القرآن) گھروں کا دورہ کر کے احبابِ جماعت کا جائزہ لیں کہ ہر فرد جماعت روزانہ تلاوت قرآن کریم کرے خصوصاً کمزور اور سست افراد سے رابطہ کر کے روزانہ تلاوت کی اہمیت کی طرف توجہ دلائیں۔

☆ سیکرٹری تعلیم القرآن اس امر کا جائزہ لیں کہ جو افراد ابھی تک ناظرہ قرآن نہیں جانتے ان کو قرآن کریم پڑھانے کا فوری انتظام کریں۔ ناظرہ نہ جاننے والوں کی ایک معین فہرست تیار کر کے ان کو مستقل بنیادوں پر قرآن کریم پڑھانا شروع کریں۔

☆ ناظرہ قرآن کلاسز اور ترجمہ قرآن کلاسز کا جائزہ لیں، اس میں بھرپور حاضری کی کوشش کریں، اگر کلاسز نہیں ہو رہیں تو دورانِ ہفتہ جاری کریں۔

☆ دورانِ ہفتہ ایک اجلاس عام منعقد کرائیں جس میں فضائل و برکاتِ قرآن کا تذکرہ ہو، اس میں ذیلی تنظیموں کے ممبران کو بھی شامل کریں۔ نیز مقابلہ تلاوت، مقابلہ حفظ قرآن اور مقابلہ نظم (از منظوم کلام حضرت مسیح موعود بابت قرآن کریم) کے پروگرام بنائیں۔ دورانِ ہفتہ فضائلِ قرآن کے بارے میں درس دیئے جائیں۔

☆ ہفتہ قرآن پر عمل کر کے اس کی رپورٹ "ماہانہ رپورٹ تعلیم القرآن ماہ نومبر 2011ء" کے ہمراہ ارسال کریں۔

(ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی)

مشعلِ راہ

اللہ اور رسولؐ سے سچی محبت کے بے نظیر نمونے

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 10؍اکتوبر 2003ء میں فرماتے ہیں۔

پھر حکیم فضل دین صاحب کا نمونہ ہمدردی (۔) کے بارہ میں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’حِبی فی اللہ حکیم فضل دین صاحب بھیروی۔ حکیم صاحب اخویم مولوی حکیم نور دین صاحب کے دوستوں میں سے اور ان کے رنگ اخلاق سے رنگین اور بہت بااخلاص آدمی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ ان کو اللہ اور رسول سے سچی محبت ہے اور اسی وجہ سے وہ اس عاجز کو خادم دین دیکھ کر حُبّ للّٰہ کی شرط کو بجالا رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ انہیں دین............ کی حقانیت کے پھیلانے میں اسی عشق کا وافر حصہ ملا ہے جو تقسیم ازلی سے میرے پیارے بھائی مولوی حکیم نور دین صاحب کو دیا گیا ہے۔ وہ اس سلسلہ کے دینی اخراجات کو بنظر غور دیکھ کر ہمیشہ اس فکر میں رہتے ہیں کہ چندہ کی صورت پر کوئی ان کو احسن انتظام ہوجائے۔‘‘ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 522)

جب 1923ء میں کارزار شدھی گرم کیا گیا تو احمدی ’’مربیان‘‘ کا یہ حال تھا کہ وہ تیز چلچلاتی دھوپ میں کئی کئی میل روزانہ پیدل سفر کرتے۔ بعض اوقات کھانا تو کیا پانی بھی نہیں ملتا تھا۔ اکثر اوقات کچا پکا باسی کھانا کھاتے یا بھنے ہوئے چنے کھالیتے اور پانی پی کر گزارہ کرتے۔ بعض اوقات ستو رکھے ہوئے ہوتے تھے۔ اور انہیں پر گزارہ کرتے۔ صوفی عبدالقدیر صاحب کہتے ہیں کہ سولہ میل روزانہ کی اوسط سے چالیس دیہاتوں کے مابین سفر کرتے رہے۔

(تاریخ احمدیت جلد نمبر4 ص 354)

امریکہ میں ایک صاحب احمدی ہوئے جو بہت بڑے موسیقار تھے اور اپنے وقت میں اس تیزی کے ساتھ میوزک میں ترقی کررہے تھے کہ بہت جلد انہوں نے امریکہ کی سطح پر شہرت حاصل کرلی اور ان کے متعلق ماہرین کا خیال تھا کہ یہ ایسے عظیم الشان میوزیشن بنیں گے کہ گویا ان کو یاد کیا جائے گا کہ یہ اپنے زمانے کے بہت بڑے میوزیشن تھے۔ احمدی ہوئے تو نہ میوزک کی پرواہ کی۔ نہ میوزک کے ذریعے آنے والی دولت کی طرف لالچ کی نظر سے دیکھا سب کچھ یک قلم منقطع کردیا اور اب وہ درویشانہ زندگی گزارتے ہیں اور باقاعدگی کے ساتھ نماز تہجد ادا کرتے ہیں۔ آنحضرتؐ کا نام لیتے ہی ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے ہیں۔ (ماہنامہ خالد۔ جنوری 1988ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں اپنی خلافت سے پہلے کا واقعہ لکھتے ہیں کہ ’’میں یہاں کس لئے آیا ہوں۔ دیکھو بھیرہ میں میرا پختہ مکان ہے اور یہاں میں نے کچے مکان بنوائے اور ہر طرح کی آسائش مجھے یہاں سے زیادہ وہاں مل سکتی تھی مگر میں نے دیکھا کہ میں بیمار ہوں اور بہت بیمار ہوں محتاج ہوں اور بہت محتاج ہوں، لاچار ہوں اور بہت لاچار ہوں۔ پس میں اپنے ان دکھوں کے دور کرنے لئے یہاں آیا ہوں۔ اگر کوئی شخص قادیان اس لئے آتا ہے کہ وہ میرا نمونہ دیکھے یا یہاں آکر یا کچھ عرصہ رہ کر یہاں کے لوگوں کی شکایتیں کرے تو یہ اس کی نظر دھوکہ کھاتی ہے کہ وہ بیماروں کو تندرست خیال کرکے ان کا امتحان لیتا ہے۔ یہاں کی دوستی اور تعلقات، یہاں کا آنا اور یہاں سے جانا اور یہاں کی بودوباش سب کچھ لاالٰہ الااللّٰہ کے ماتحت ہونی چاہئے۔ ورنہ اگر روٹیوں اور چارپائیوں وغیرہ کے لئے آتے ہو تو بابا تم میں سے اکثر کے گھر میں ایسی روٹیاں وغیرہ موجود ہیں پھر یہاں آنے کی ضرورت کیا ہے؟۔ تم اس اقرار کے قائل اسی وقت ہوسکتے ہو جب تمہارے سب کام خدا کے لئے ہوں‘‘۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22/ جنوری 1904ء)

(روزنامہ الفضل یکم جون 2004ء)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر (نمبر637)

ڈاکٹر حضرت سید میر محمد اسماعیل صاحب کے دو لطیف الہامی مصرعے

حضرت سید میر محمد اسمٰعیل صاحب سلسلہ احمدیہ کی ایک برگزیدہ شخصیت اور صاحب کشف والہام بزرگ تھے۔ آپ کا بیان ہے:۔

’’میں سو رہا تھا کہ یکدم نیم خوابی اور نیم بیداری کی سی حالت طاری ہوگئی اور میں نے معلوم کیا کہ میں یہ مصرع بار بار پڑھ رہا ہوں ع

’’میں ہوں بیکار اور تُو ہے کبریا‘‘

ساتھ ہی مجھے خیال آیا کہ بیکار اور کبریا میں بھلا کیا جوڑ ہے؟ اس سوال کا جواب بھی معاً دل میں آ گیا یعنی یہ کہ وہی ب، ی، ک، ا، ر پانچ حروف ہیں جن سے یہ دونوں لفظ بنے ہیں اس لئے یہ دونوں لفظ مشترک الحروف ہیں اگرچہ معنوں میں کس قدر بھاری اختلاف ہے۔ ایک ترکیب ان حروف کی انسان کی ادنیٰ ترین حالت کا اظہار کرتی ہے اور دوسری ترکیب اللہ تعالیٰ کے اعلیٰ ترین مقام کا، پھر میں نے اسی نیم خوابیدہ حالت میں سوال کیا کہ واقعی جب میں بیکار بے مصرف اور نالائق ہوں تو ایسے انسان کی نجات اور مغفرت کی کیا امید اور کیا سبیل ہوسکتی ہے؟ اس کے جواب میں فوراً ایک دوسرا مصرع زبان پر بشدت جاری ہوگیا۔

جیسے قالوا کا الف موسیٰ کی یا

(یعنی قالوا کا الف اور موسیٰ کی یا بھی تو بالکل بیکار ہیں اور بولنے میں نہیں آتے۔ مگر غور کرکے دیکھو تو معلوم ہوگا کہ بغیر ان کے یہ لفظ صحیح لکھے بھی نہیں جا سکتے اور اگر لکھے جائیں تو غلط ہے پس اگرچہ یہ سچ ہے کہ تو واقعی بیکار اور بے مصرف وجود ہے مگر ہماری بادشاہت میں رحم اور مغفرت کے اظہار کے لئے تیرے جیسے آدمیوں کی بھی ضرورت ہے جن پر ہم بلاکسی عمل اور کام کے فضل کریں اور نکمے بادشاہی احمدیوں کی طرح ان کی شکم پروری کیا کریں اور انہیں دوسرے لائق، کامی اور محنتی کارکنان کے ساتھ وابستہ کرکے محض اپنے فضل سے ہی نجات دیں) باقی حصہ نظم کا میں نے اٹھ کر اسی وقت نظم کردیا۔‘‘

حضرت میر صاحب کی یہ عارفانہ نظم ’’عاجزانہ دعا‘‘ کے پیارے عنوان سے الفضل قادیان 16 فروری 1943ء میں شائع ہوئی جس کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیے ؎

اے خدا، اے میرے ربّ، رَبُّ الوَریٰ
میں ہوں بیکار اور تُو ہے کِبریا
ظاہری حرفوں میں ہے گو اِشتراک
فرق ہے معنوں میں پر بے انتہا
ربَّنا! کرتا ہوں تُجھ سے ہی دُعا
مُشترِک ہونے کی عِزّت کو نبھا
اپنے گھر جنت میں کر مجھ کو شریک
اور جدائی کے جَہَنَّم سے بچا
گرچہ ہوں بیکار پر کر دے مجھے
جیسے قالُوا کا اَلِف مُوسیٰ کی یا

مذاہب کی دنیا کا واحد آسمانی انسائیکلوپیڈیا

حضرت سید میر محمد اسماعیل صاحب دہلوی کے قلم سے:۔

’’قرآن مجید کے کمالات میں سے ایک کمال یہ ہے کہ وہ روحانیت میں ایک انسائیکلوپیڈیا ہے۔ اگر آپ مذہب کے کسی شعبہ کے متعلق کوئی مضمون باترتیب مدلل اعلیٰ درجہ کا معلوم کرنا یا لکھنا چاہتے ہوں تو کلام اللہ میں اس کے سب حوالے دیکھ لیں اور ان کو ایک جگہ جمع کرلیں بس وہ اتنا مصالحہ ہوگا کہ خواہ آپ کتنا سوچتے رہیں۔ اتنا مصالحہ اپنی عقل سے خود نہ نکال سکیں گے۔ اس میں دعویٰ بھی ہو گا۔ دلائل بھی ہوں گے۔ فوائد بھی ہوں گے۔ نتائج بھی ہوں گے۔ غرض آپ کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ گویا ایک خزانہ دستیاب ہوگیا ہے۔ بلکہ یاد رکھنا چاہئے کہ حوالے جمع کرنے کے لئے بھی نہ صرف نجوم القرآن اور لغت وغیرہ کی حاجت ہے مگر کثرت تلاوت ذاتی مناسبت اور تدبر کی بھی ضرورت ہے۔

ترجمہ:۔ اور ہم نے اس قرآن میں یقیناً ہر ایک (ضروری) بات کو مختلف پیرایوں سے بیان کیا ہے۔‘‘ ....

(بنی اسرائیل:90)

؎
یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

15

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ ناروے

مجلس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کو ہدایات، تقریب آمین، میڈیا کوریج اور فیملی ملاقاتیں

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

یکم اکتوبر 2011ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پندرہ منٹ پر بیت النصر میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

فیملی ملاقاتیں

گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ساٹھ فیملیز کے 232 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ ناروے کی درج ذیل جماعتوں سے یہ خاندان ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تھے۔

Drammen، حلقہ Nasr، Klofta، Stovner، Nittedal، Kristiansand، Lorenskog، حلقہ Noor، Lanbertseter، Holmlia، Toyen، Tonsberg۔

علاوہ ازیں بیرونی ممالک ڈنمارک، فن لینڈ، سویڈن، امریکہ اور زمبابوے سے آنے والے احباب اور فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجکر پچیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النصر تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی کے بعد تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 34 خوش نصیب بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا۔

عزیزم عبدالحی سرمد، شایان احمد، سعد احمد، افتخار احمد فاخر، فارس احمد، زریاب اعظم، جاذب احمد، ابراہیم، عزیزم آدم، جاذب احمد، عزیزہ حدیقہ فرحت، ماہ نور احمد، مبین احمد افکاری، سمیہ احمد، مریم رضوان، عائزہ خان، روفیہ صدف، سائرہ سمین خان، سارہ احمد، لبنیٰ انس، نبیحہ چوہدری، کنزہ خان، خواجہ کومل، فاکہہ چوہدری، مائدہ احمد چیمہ، عائشہ احمد، شمائلہ محمود، ریحہ احمد، ملائکہ ثناء چوہدری، علیزہ ثناء، مشعل مجید، صوفیہ خلیل، خانیہ شاہد، سامہ شاہد۔

ان بچوں میں تین کا تعلق سویڈن جماعت سے تھا۔

ان سبھی بچوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سننے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ایک بچی عزیزہ شمائلہ محمود بنت طاہر محمود کو دوبارہ بلوایا اور فرمایا کہ تم نے بہت اچھا پڑھا ہے۔ بہت اچھی آواز ہے۔ تھوڑا سا اور سنا دو۔ چنانچہ اس واقفہ نو بچی نے چند آیات پڑھ کر سنائیں۔

آمین کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

انصار اللہ کو ہدایات

آج پروگرام کے مطابق نیشنل مجالس عاملہ مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگز تھیں۔

پانچ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے اور میٹنگ روم میں نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر قائد عمومی نے بتایا کہ ہماری مجالس کی تعداد بارہ ہے اور انصار کی تعداد 214 ہے۔

حضور انور نے فرمایا جب آپ کی رپورٹس میں باقاعدگی نہیں ہے۔ آپ کو اپنی مجالس کی طرف سے بھی رپورٹس باقاعدہ موصول نہیں ہوتیں تو پھر آپ نے کام کیا کرنا ہے۔ آپ کو تمام مجالس کی طرف سے رپورٹس آنی چاہئیں مجالس کو یاددہانی کروائیں۔ دس مجالس تو آپ کی اوسلو میں ہیں۔ جمعہ پڑھنے عہدیدار آتے ہیں۔ جمعہ پر یاد کرواسکتے ہیں۔ مجالس کے دورے کر کے یاد کرواسکتے ہیں۔ یاد کروانا تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ آپ کے جو نائب صدران ہیں وہ مجالس کے دورے کریں اور توجہ دلائیں۔ آپ کی مجلس تو ایک چھوٹی مجلس ہے۔ اچھا کام کر کے ایک مثال بن سکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض بڑی مجالس یہ کہتی ہیں کہ اگر چھوٹی مجالس کو علم انعامی کے مقابلہ میں شامل کریں گے تو یہ اپنی تعداد کم ہونے کے لحاظ سے سب کچھ کرلیں گے اس لئے ان کا علیحدہ معیار ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ آپ کی مجلس چھوٹی ہے۔ آپ کا معیار تو بہت اونچا ہونا چاہئے۔ آپ ہر چیز صرف رسمی طور پر خدا پر نہ چھوڑیں۔ انشاء اللہ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اپنی بھرپور کوشش کریں۔ آپ کام کریں گے، کوشش کریں گے تو خدا تعالیٰ آپ کے کام میں برکت ڈالے گا۔ یہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

نائب صدر اول نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ان کی ذمہ داری زعماء سے رابطہ رکھنا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ مجالس کی میٹنگز میں جایا کریں اور ان کو توجہ دلایا کریں کہ اپنی رپورٹس بروقت بھجوایا کریں۔

نائب صدر صف دوم نے بھی اپنے کام کی رپورٹ پیش کی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنا لائحہ عمل پڑھیں اور دیکھیں کہ کیا کیا کام آپ کے سپرد ہیں۔ صرف عہدہ پر راضی نہ ہوں بلکہ کام کیا کریں۔ کتنے انصار سیر کرتے ہیں، کتنے ورزش کرتے ہیں۔ سائیکل چلاتے ہیں۔ انصار کو اس طرف توجہ دلائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ کے ناروے میں تو بڑے خوبصورت علاقے ہیں۔ انصار سیر کریں اور مضامین لکھیں۔ ان میں مقابلہ ہو اور انعام دیا جائے۔

قائد تعلیم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ کیا پروگرام بنایا ہے؟ قائد تعلیم نئے بنے تھے۔ حضور انور کی خدمت میں صدر صاحب نے رپورٹ پیش کی کہ ماہانہ ایک کتاب کا مطالعہ رکھا ہوا ہے اور ہم نے بھی وہی کتاب رکھی ہے جو جماعت کی طرف سے مقرر کی گئی ہے۔ جماعت کی طرف سے اکتوبر میں گورنمنٹ انگریزی اور جہاد، نومبر میں ایک غلطی کا ازالہ اور دسمبر میں پیغام صلح مقرر ہے۔ صدر صاحب نے بتایا کہ اب پہلے پارہ کا ترجمہ سکھانے کا بھی پروگرام ہے۔ پھر حدیقۃ الصالحین کے پہلے پچاس صفحات بھی مقرر کئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پہلے یہ جائزہ لیں کہ آپ کی نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران نصاب کا مطالعہ کرنے والے ہیں۔ پھر آپ کی مقامی مجالس کی عاملہ ہیں ان کا جائزہ لیں کہ ان مجالس کی عاملہ کے سب ممبران مطالعہ کرنے والے ہیں اور مطالعہ مکمل کرلیا ہے۔ اگر آپ کے عہدیدار ہی مطالعہ کرلیں تو 70 فیصد انصار تو ویسے ہی ہو جائیں گے جو مطالعہ مکمل کرنے والے ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا انصار میں جو مضمون نویسی کا مقابلہ ہے اس کے لئے آپ کو مواد بھی مہیا کرنا پڑے گا۔ کتب بتانی پڑیں گی۔ اس بارہ میں کمال یوسف صاحب سے مدد لیں۔

قائد تربیت نومبائعین نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت ایک نومبائع ناصر ہیں جن سے رابطہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تین سال کا عرصہ اس لئے ہے تاکہ اس میں ایک نومبائع کی اس حد تک تربیت ہو جائے کہ وہ نظام جماعت میں سمویا جائے اسے چندوں کا پتہ ہو اور باقی نظام کا پتہ ہو اور اس طرح ہو جائے جس طرح وہ پرانا احمدی ہے۔ لیکن اب تو جو پرانے احمدی ہیں ان میں سے ایک حصہ خود نمازوں میں کمزور ہے، چندوں میں کمزور ہے، شرح کے مطابق ادائیگی نہیں ہے۔ آپ نے نومبائع کی تربیت اس طرح کرنی ہے کہ اس کو پتہ ہونا چاہئے کہ تین سال بعد میں نے جماعتی نظام کا مکمل حصہ بن جانا ہے اور Main Stream میں چلے جانا ہے۔

قائد دعوت الی اللہ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اختلافی مسائل تیار کر کے داعیان الی اللہ کو سکھانے کے لئے ایک نصاب بنایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا لیف لیٹس، فلائرز تقسیم کرنے کا انصار اللہ نے کیا پروگرام بنایا ہے۔ حضور انور نے فرمایا ناروے کی پانچ ملین آبادی ہے جو چھوٹے ممالک ہیں ان میں تو دس فیصد آبادی تک پیغام پہنچنا چاہئے اور اس میں کم از کم تین فیصد تو آپ انصار کا حصہ ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا جو Old House ہیں وہاں جائیں، بوڑھوں کے پاس جائیں ان سے واقفیت بڑھے گی۔ ان میں بھی تقسیم کریں۔

قائد وقف جدید نے اپنے چندہ اور دیگر امور کی رپورٹ پیش کی۔

قائد تجنید نے بتایا کہ ہماری مکمل تجنید 214 ہے۔ صف اول کے 126 انصار ہیں اور صف دوم کے 88 انصار ہیں اور بارہ مجالس ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر قائد تجنید نے بتایا کہ ہم نے اپنی تجنید اس طرح مکمل کی ہے کہ پہلے قائدین کو بھجوائی تھی۔ انہوں نے Update کر کے بھیجی ہے۔

قائد ایثار سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ خدمت خلق کا کیا پروگرام بنایا ہے۔ قائد ایثار نے بتایا کہ گزشتہ نو ماہ میں اولڈ ہاؤس کے تین چار دورے کئے ہیں۔ بوڑھوں کو تحائف دیئے ہیں۔ عید پر بھی تحائف دیئے تھے۔ حضور انور نے فرمایا آپ کو خدمت کرنے کے مختلف راستے نکالنے چاہئیں۔

قائد اشاعت نے بتایا کہ انصاراللہ کا پہلا شمارہ نکالا ہے۔ اب دوسرے شمارہ پر کام ہو رہا ہے۔ رسالہ کا نام ''انصاراللہ'' ہے۔

قائد مال کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ مجالس سے Data اکٹھا کریں۔ کون کون سے انصار ہیں۔ کتنی کتنی عمریں ہیں اور ان میں سے کتنے کمانے والے ہیں۔ جو اپنی آمد نہیں بتا رہے وہ اتنا لکھ دیں کہ اپنی آمد کے مطابق دے رہے ہیں۔

آپ کا کام اپنا Data اکٹھا کرنا ہے اور جماعت کی مدد کرنا ہے اور اپنا Data جماعت کو مہیا کرنا ہے۔ جماعت کے Data پر انحصار کرنا درست نہیں ہے بلکہ آپ اپنا علیحدہ Data بنائیں اور کوائف تیار کریں۔

حضور انور نے چندے کا تفصیل سے جائزہ لیتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ چندے کے معاملے میں سچائی کے ساتھ کام ہونا چاہئے۔ اصل چیز فگرز نہیں ہے بلکہ وہ روح ہے جس کے ساتھ چندہ دینا ہے اور خدا کی رضا کی خاطر دینا ہے۔ ٹیکس (Tax) سمجھ کر نہیں دینا۔

قائد تحریک جدید نے اپنے کام کی رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ چندہ تحریک جدید اکٹھا کرنے میں بھی سیکرٹری تحریک جدید کی مدد کی جاتی ہے۔ ناروے میں ایسا کوئی آدمی نہیں جو نہ کمانے والا ہو۔ جو کام نہیں کرتا ان کو حکومت کی طرف سے الاؤنس مل جاتا ہے۔

قائد ذہانت وصحت جسمانی نے بھی اپنی رپورٹ پیش کی کہ اجتماع کے موقع پر کھیلیں ہوتی ہیں۔ اب ہماری بیت الذکر بن گئی ہے اب یہاں بھی ہال میں ان ڈور (Indoor) گیمز ہوں گی۔

قائد تربیت نے ایک جائزہ فارم حضور انور کی خدمت میں پیش کیا۔ جس میں جائزہ کے لئے ہر ناصر سے بعض سوالات پوچھے گئے تھے۔

اس فارم میں پہلا سوال یہ تھا کہ کیا روزانہ پانچوں نمازیں باجماعت پڑھتے ہیں؟ اس پر حضور انور نے فرمایا اس سوال کے الفاظ سوچ کر ایسے بنائیں جو بلاوجہ دلوں میں بے چینی پیدا نہ کریں۔

قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا سال میں کم از کم دس فیصد انصار وقف عارضی کریں پھر آہستہ آہستہ یہ تعداد بڑھائیں۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی طرف توجہ دیں۔

داڑھی سے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ انصار کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی توجہ دلائی تھی۔ داڑھی صرف اس لئے نہیں رکھنی کہ عہدیدار ہیں اور جب عہدہ سے فارغ ہوئے تو داڑھی بھی ختم ہوگئی۔ بلکہ احساس ہونا چاہئے اور داڑھی رکھنی ہے تو باقاعدہ رکھیں۔

مجلس عاملہ کے ایک ممبر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ حضور کو بیت کیسی لگی ہے۔ حضور انور نے فرمایا بیت بہت خوبصورت اور اچھی ہے۔ دنیا کے لوگ اس کی تعریف کر رہے ہیں۔ اصل چیز اس کی آبادی ہے۔ خطبہ کے دوران MTA نے اس ...... کے بعض نظارے دکھائے تھے۔ لوگوں نے بہت تعریف کی ہے۔ ماشاءاللہ خوبصورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا Kristiansand والے کہہ رہے ہیں کہ وہ جگہ لے رہے ہیں۔ وہ بھی ...... بنانا چاہتے ہیں۔ بہرحال جماعت ناروے نے بیت الذکر کے لئے بڑی قربانی دی ہے۔

یہ میٹنگ مجلس انصاراللہ کے ساتھ چھ بجکر پینتیس منٹ تک جاری رہی۔

خدام الاحمدیہ کو ہدایات

بعدازاں اسی میٹنگ روم میں نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے معتمد سے مجالس اور خدام کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر معتمد صاحب نے بتایا کہ ہماری 12 مجالس ہیں اور 306 خدام ہیں اور ہمیں ماہانہ چار پانچ مجالس سے رپورٹس آجاتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا مجالس کو توجہ دلائیں۔ یاددہانی کروایا کریں۔ سب مجالس کی ماہانہ رپورٹس آنی چاہئیں۔ طریق یہ رکھیں کہ اگلے ماہ کی دس تاریخ تک گزشتہ ماہ کی رپورٹ آجانی چاہئے۔ مثلاً جو ستمبر 2011ء کی رپورٹ ہے وہ 10 اکتوبر تک آپ کو مل جانی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا آپ کی مجالس اور خدام کی اتنی تھوڑی تعداد ہے کہ آپ تمام مجالس سے سو فیصد رپورٹ حاصل کر سکتے ہیں۔ جو نہیں بھیجتے ان کو بار بار یاددہانی کرواتے رہیں۔

مہتمم تربیت نے بتایا کہ وہ نائب صدر بھی ہیں۔ انہوں نے بعض سوالات کے جوابات تیار کئے ہیں کہ میں احمدی کیوں ہوا، چندہ دینے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا خطبات میں، اجتماعات میں جلسوں میں میری ہدایات ہوتی ہیں ان کو نکال کر اپنے لائحہ عمل میں، اپنے پروگراموں میں شامل کیا کریں اور ان پر عمل کروایا کریں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر مہتمم تربیت نے بتایا کہ اس وقت دو صد کے قریب ایسے خدام ہیں جن کی اچھی تربیت ہے۔ جو تربیت کے اچھے معیار پر ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جو خدام کسی وجہ سے ناراض ہیں یا پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان کی تربیت کے لئے کیا لائحہ عمل بنایا ہوا ہے۔ جامعہ احمدیہ یو۔کے کے طلباء یہاں آکر رہے ہیں۔ ان کو دو ماہ کی چھٹیاں تھیں ان سے کام لینا چاہئے تھا۔ اب سردیوں کی رخصتوں میں جب وہ یہاں آئیں تو ان سے استفادہ کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ماں باپ کی جماعت سے ناراضگی کی وجہ سے بعض بچے پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جو پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان کو پیار سے قریب لانے کی کوشش کریں۔

مہتمم خدمت خلق نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ خدام بلڈ ڈونیشن دیتے ہیں۔ 14 خدام اس میں شامل ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خدمت خلق اور بھی ایسے پروگرام بنائیں جو لوگوں کے لئے کشش کا موجب ہوں۔ اخبار میں بھی ...... کے نام سے خبر آجائے گی تو ...... کی نیک نامی ہوگی۔ ...... کی نیک نامی ہوگی۔

مہتمم خدمت خلق نے بتایا کہ 2009ء کو چیریٹی واک کی تھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اس کو تو دو سال ہوگئے ہیں۔ ہر سال ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا جب یہاں 31 دسمبر کی رات کو نیا سال شروع ہونے پر آتش بازی کی جاتی ہے اور عوام سڑکوں پر ہوتی ہے تو اگلے روز یکم جنوری کو خدام وقار عمل کر کے سڑکوں سے یہ گند صاف کریں تو اس کا بھی بہت اچھا اثر ہوتا ہے اور رابطے اور تعلقات بڑھتے ہیں۔ جرمنی جماعت ہر سال ایسا کرتی ہے جس سے علاقہ کے حکام برملا جماعت کی اس خدمت کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ بھی یہ کام کریں۔ آپ کی نیک نامی ہوگی۔

مہتمم اشاعت نے بتایا کہ خدام کا رسالہ المصباح کے نام سے نکالتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا یہ رسالہ آدھا نارویجین میں اور آدھا اردو زبان میں ہونا چاہئے۔

مہتمم تربیت نومبائعین نے بتایا کہ اس وقت چھ نومبائع خدام زیر تربیت ہیں اور ان کے لئے نصاب بھی بنایا ہوا ہے۔ حضور انور نے فرمایا۔ اس وقت تک نصاب کا فائدہ نہیں جب تک رابطہ نہ ہو حضور انور نے فرمایا ایسا پروگرام بنائیں کہ مستقل رابطے ہوں۔ صرف بیعتیں کروالینا کافی نہیں ہے۔

مہتمم تجنید نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری تجنید 306 ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدام کا کام ہے کہ گراس روٹ لیول پر جا کر مجالس سے ہر خادم کے کوائف اکٹھے کریں اور اپنی تجنید بھی مکمل کریں اور یہ کوائف جماعتی انتظامیہ کو بھی مہیا کریں۔ نہ یہ کہ آپ یہ کوائف جماعت سے حاصل کریں۔ آپ کا کام جماعت کی مدد کرنا ہے نہ کہ آپ جماعت سے ان کوائف کے حصول میں سارا Data حاصل کریں۔

حضور انور نے فرمایا آپ کا Data اس طرح تیار ہونا چاہئے کہ آپ کو ہر گھر کا پتہ ہونا چاہئے کہ کتنے خدام اور اطفال اس گھر میں رہ رہے ہیں۔ ساتھ ساتھ اپنے کوائف Update کرتے رہا کریں۔

مہتمم تحریک جدید نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمیں خدام کو کوئی معین ٹارگٹ تو نہیں ملا۔ لیکن گزشتہ سال سے زیادہ چندہ کے حصول کی کوشش کر رہے ہیں۔

مہتمم امور طلباء نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت سیکنڈری سکول میں 90 طلباء زیر تعلیم ہیں اور کالجز اور یونیورسٹیز میں 40 کے قریب ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ان طلباء کو یونیورسٹی میں سیمینارز آرگنائز کرنے چاہئیں۔ پروگرام بنائیں۔ اس طرح تعارف اور جماعت کا پیغام پہنچانے کا راستہ کھلتا ہے۔

محاسب کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ نے بتایا ہے کہ اخراجات کے بل پاس ہو جاتے ہیں اور یہ بل آپ کے سامنے نہیں آتے۔ یہ بل آپ کے سامنے آنے چاہئیں۔ آپ اپنا دستور اساسی پڑھیں۔

مہتمم تعلیم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ آپ نے تعلیم کے لئے کیا لائحہ عمل بنایا ہے۔ کتنے خدام ہیں جو اردو پڑھ لیتے ہیں۔ اس کا علم آپ کو ہونا چاہئے۔ جو اردو زبان نہیں جانتے ان کے لئے آپ نے کیا پروگرام بنایا ہے۔ ان کو مطالعہ کے لئے کتب ان کی زبان میں دیں۔

حضور انور نے فرمایا Essence of Islam کی انگریزی میں پانچ جلدیں آچکی ہیں اگر دوسری کتابیں نہیں ہیں تو یہ پڑھانا شروع کریں۔ شرائط بیعت کی انگریزی ترجمہ ہے وہ لے سکتے ہیں۔ اس کے مختلف حصے تقسیم کرکے لئے جاسکتے ہیں۔ اس موقع پر امیر صاحب ناروے نے بتایا کہ شرائط بیعت کے نارویجین ترجمہ کی نظر ثانی ہو رہی ہے۔

مہتمم اطفال نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اطفال کی تعداد 126 ہے۔ مجلس کا چندہ 150 کرونے سال کا ہے۔ اسی طرح اجتماع کا چندہ بھی 150 کرونے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر کہ تعلیم و تربیت کا کیا پروگرام ہے۔ مہتمم اطفال نے بتایا کہ مجالس کے دورے کئے جاتے ہیں اور اطفال کی کلاسز لگائی جاتی ہیں۔

مہتمم مال نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 306 خدام میں سے 104 کمانے والے ہیں اور باقی طلباء ہیں۔ 400 کرونے سالانہ چندہ مجلس ہے اور 200 کرونے چندہ اجتماع ہے۔ ہمارا سالانہ بجٹ 3 لاکھ 24 ہزار کرونے ہے۔ حضور انور نے فرمایا جو بھی چندہ دینا ہے۔ چندہ ادا کرتے وقت سچائی سے کام لینا چاہئے۔ نہیں دینا تو نہ دو لیکن جھوٹ نہ بولو۔ خدام کو توجہ دلاتے رہا کریں کہ یہ ٹیکس نہیں ہے۔ محض خدا کی رضا کے حصول کی خاطر ہے۔ قربانی کی روح ہونی چاہئے۔

مہتمم عمومی نے بتایا کہ ہم خدا کی ڈیوٹیاں لگا رہے ہیں۔ تین سال ہو گئے ہیں خدام مسلسل ڈیوٹیاں دے رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا لندن میں 27 سال ہو گئے ہیں خدام ڈیوٹیاں دے رہے ہیں اور تھکے نہیں۔ یہاں نیشنلسٹ سے خطرہ رہتا ہے اور مسلمانوں سے بھی، دنیا کے حالات ایسے ہیں۔ بہر حال...... کی نگرانی ہونی چاہئے۔

مہتمم وقار عمل نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ...... کے لان میں گھاس اور پھول وغیرہ لگانے میں مدد کی ہے۔

حضور انور نے فرمایا ...... بہت بڑی ہے۔ خدام کو...... کی صفائی کرنی چاہئے۔

مہتمم دعوت الی اللہ کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ ملک کی آبادی کے دسویں حصہ تک ایک دفعہ احمدیت کا پیغام پہنچ جانا چاہئے۔ ان کو پتہ ہو کہ ہمارا پیغام کیا ہے۔ جماعت کا تعارف کروائیں۔ محبت و پیار اور امن کا پیغام ہو۔ پھر دوسرا پیغام جائے جس میں حضرت مسیح موعود کی آمد اور آپ کے آنے کی غرض و غایت کا ذکر ہو۔ اس طرح دس فیصد تک ایک پیغام پہنچ رہا ہوگا اور دوسرے دس فیصد تک دوسرا پیغام جا رہا ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا امریکہ میں ٹائم سکوائر میں جماعت نے اشتہار دیا ہے جسے روزانہ لاکھوں لوگ دیکھتے ہیں۔

جماعت غانا نے اپنی ہائی وے (Highway) پر بڑے بڑے بورڈ لگا کر حضرت مسیح موعود کی تصویر لگائی ہے اور آپ کی آمد کا ذکر کیا ہے کہ جس مسیح نے آنا تھا وہ آچکا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب تک ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظام پوری طرح فعال نہیں ہوگا اس وقت تک تیزی سے کام نہیں کیا جا سکتا۔

حضور انور نے فرمایا دعوت الی اللہ کے دوسرے طریق بھی ہیں۔ جو کالجز اور یونیورسٹی کے طلباء ہیں وہ سیمینارز آرگنائز کر سکتے ہیں اور پڑھے لکھے لوگوں کو مختلف عناوین اور مواضیع دیئے جا سکتے ہیں۔ اس طرح جماعت کا تعارف بڑھے گا اور رابطے قائم ہوں گے اور نئے راستے نکلیں گے۔

حضور انور نے فرمایا جماعت کو اب لوگ جاننا شروع ہو گئے ہیں۔ جماعت کا تعارف بڑھ رہا ہے۔ جماعت کے تعارف کے لئے ظاہری طریقہ، اشتہارات وغیرہ بھی ضروری ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے خود لکھ کر اشتہارات شائع کئے اور دنیا میں بھیجے اور تقسیم کئے۔

حضور انور نے فرمایا یہاں ناروے میں آپ تھوڑے ہیں۔ اپنی تعداد کو اکثریت میں بدلیں۔ تعداد میں جتنا اضافہ کر سکتے ہیں کریں۔

اس سوال کے جواب پر کہ جو مسلمان بچے یہاں آکر پتھر وغیرہ مارتے رہے ہیں کیا ہم ان سے ملیں اور تعلق رکھ کر ان کو سمجھائیں۔ حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے ان بچوں سے، لڑکوں سے تعلق پیدا کریں۔ شکوک و شبہات دور کریں اور ان کی مسجد جائیں اور تعلق بڑھائیں۔ ان سے بات کریں۔ ان میں سے ایک طبقہ سمجھ جائے گا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کو سمجھانے والے ان کے زیر اثر آجائیں۔

خدام کو اپنا علم بڑھانا چاہئے۔ پھر دوستیاں بڑھائیں۔ MTA پر راہ ھدیٰ اور دوسرے سوال و جواب کے پروگرام آرہے ہیں ان سے بھی اپنا علم بڑھائیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ ناروے کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ سات بجکر پینتیس منٹ تک جاری رہی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت النصر تشریف لے آئے جہاں تصاویر کا پروگرام تھا۔

سب سے پہلے مجلس عاملہ انصار اللہ ناروے اور مجالس کے قائدین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اس کے بعد مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ناروے نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت کے بیرونی احاطہ میں تشریف لے آئے اور بیت کی بیرونی چار دیواری کے باہر اس سڑک اور فٹ پاتھ کے بارہ میں دریافت فرمایا جو جماعت نے تعمیر کی ہے۔

کچھ دیر باہر قیام فرمانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لجنہ ہال میں تشریف لے گئے۔ خواتین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اچانک آمد پر خوشی و مسرت سے نعرے بلند کئے اور شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قریباً دس منٹ تک یہاں رونق افروز رہے۔ بچیوں نے اپنے پیارے آقا کی موجودگی میں مختلف گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور ترانے اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ اھلاً و سھلاً و مرحبا بچیاں مسلسل پڑھتی رہیں۔

آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ ہال سے باہر تشریف لائے اور بیت کے بیرونی حصہ پر جگمگاتی روشنیوں کو دیکھا۔ بیت پر چراغاں کیا گیا ہے۔ رات کو یہ بیت بہت خوبصورت نظر آتی ہے۔ بلکہ میلوں دور سے اپنی خوبصورت روشنیوں کے باعث بہت خوبصورت دکھائی دیتی ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آٹھ بجکر دس منٹ پر بیت النصر میں تشریف لا کر نمازیں مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

میڈیا کوریج

آج ناروے کے اخبار Groruddalen نے اپنی یکم اکتوبر 2011ء کی اشاعت میں لکھا۔ اخبار نے درج ذیل عنوان لگایا۔

آخر (بیت الذکر) کا افتتاح ہو گیا۔

اخبار نے لکھا کہ اس ...... کو بنانے میں دس سال سے زیادہ عرصہ لگ گیا ہے۔ مگر اب Romeriket میں بسنے والے احمدی احباب خوشی محسوس کر سکتے ہیں کہ کام مکمل ہو گیا ہے۔ Furuset کے علاقہ میں ...... کی تعمیر کا آغاز نوے کی دہائی میں ہوا۔

اخبار نے لکھا کہ زرتشت منیر احمد خان صاحب امیر جماعت ناروے نے بتایا کہ یہ جگہ پہلے کوڑا کرکٹ پھینکنے کے لئے استعمال کی جاتی تھی۔ لہٰذا بہت سے پیسے صرف اس جگہ کی صفائی پر خرچ ہو گئے۔ یہ بہت سے مسائل میں سے ایک مسئلہ تھا۔ مگر 2005ء میں حضرت مرزا مسرور احمد جو کہ پانچویں خلیفہ ہیں اور دنیا بھر میں 200 ملین احمدی ...... کے سربراہ ہیں ناروے تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا کہ یہ...... مکمل کی جائے۔

اب ہمارے خلیفہ چھ سال کے بعد تشریف لائے ہیں اور محض ناروے کے احمدیوں کی مالی قربانیوں سے یہ...... مکمل ہو چکی ہے۔

اس عظیم عمارت کا خرچہ سو ملین کرونے سے زیادہ ہے اور ایک ملین کرونز سے زیادہ خرچ تو صرف...... کے ساتھ سڑک کی تعمیر پر لگ گیا ہے۔

اخبار نے لکھا کہ وزیر دفاع Grete Faremo نے حکومت کی نمائندگی میں ...... کے افتتاح میں حصہ لیا۔ انہوں نے وزیر اعظم ناروے کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ جس میں انہوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ Jens Stoltenberg (وزیر اعظم) کے پیغام میں یہ بات بھی شامل تھی کہ یہ عمارت زبردست ہے اور ماحول کو اجاگر کر رہی ہے۔

اخبار نے لکھا کہ Furuset والی ...... سکینڈے نیویا میں سب سے بڑی ...... ہے۔ احمدی ...... کی Gothenberg اور Cophenhagen میں بھی ...... ہیں مگر خلیفۃ المسیح جو کہ لندن میں رہتے ہیں فرماتے ہیں کہ جرمنی میں ہر سال پانچ سے چھ...... بنائی جاتی ہیں۔ افتتاح کے موقع پر بہت سے سیاست سے تعلق رکھنے والے اور دوسرے لوگوں کو دعوت دی گئی اور اس خوبصورت عمارت کا دورہ کروایا گیا۔

ایک موٹا سبز اور نرم قالین...... بیت النصر میں بچھا ہوا ہے۔ گائیڈ نے بتایا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب احمدی......نماز پڑھتے ہیں۔ تو ان کا سر زمین پر لگتا ہے۔ عمارت میں اور بھی بہت سے کمرے اور ہال ہیں۔

اخبار نے مزید لکھا کہ خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں زیادہ تر عزت، برداشت اور امن کے بارہ میں بات کی اور انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ احمدی ......تشدد، ناانصافی اور ظلم کی مذمت کرتے ہیں اور ہر قسم کی دہشت گردی اور انتہاء پسندی کے خلاف ہیں اور انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ اس ...... سے صرف ایک ہی جھنڈا بلند ہوگا جو کہ برداشت اور امن کا ہے۔

اخبار نے لکھا کہ احمدی...... کا ایک فرقہ ہے جس کی بنیاد 1889ء میں رکھی گئی اور یہ......فرقہ ......کو اپنی اصل اور صاف شکل میں دکھاتا ہے اور اس کی بنیاد......اور روحانیت کو پھر سے زندہ کرنے کے لئے رکھی گئی ہے۔ جماعت احمدیہ دوسرے فرقوں کو بات چیت اور بحث کے لئے دعوت دیتی ہے اور دلائل کے ذریعہ...... کا دفاع کرتی ہے اور مغربی دنیا میں...... کے متعلق غلط فہمیوں کو دور کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ امن، برداشت، محبت اور دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان سمجھوتے کی تعلیم دیتی ہے۔ 98-1997ء میں فیورسٹ (Furuset) میں ...... کی تعمیر شروع ہوئی۔ اس کا کل خرچہ ایک سو چار ملین کرونے ہے اور جماعت احمدیہ ناروے کے ممبران نے یہ خرچہ خود اٹھایا ہے۔

مکرم محمد ایوب صابر صاحب

رب العزت کی لامتناہی نعمتوں سے انکار ممکن نہیں

چاہئے کہ انسان خدا تعالیٰ کے انعامات، افضال اور احسانات پر حمد و تسبیح اور شکر بجالائے

اللہ تعالیٰ کے لامتناہی احسانات اور انعامات ہر لمحہ بارش کے قطروں کی طرح ہم پر نازل ہو رہے ہیں جن کو ہماری ظاہری آنکھ دیکھ نہیں سکتی، اور عقل احاطہ نہیں کرسکتی۔ یہ انعام و افضال کائنات میں موجود ہر جاندار پر جاری وساری ہیں۔ انسان کو اشرف المخلوقات کہا گیا ہے ”مگر انسان ناشکری کرتا نظر آتا ہے۔ آئے روز طرح طرح کے گلے شکوے کرتا نظر آتا ہے۔ کبھی مالی حالات کی پریشانی ہے تو کبھی مستقبل کا خوف دامن گیر ہے، کبھی گھریلو حالات کا رونا ہے تو کبھی عدم روزگار کی وجوہات ہیں۔ کبھی مایوسی و ناکامی اس قدر ہے کہ خودکشی کرنے کی نوبت ہے۔ ایسا کیوں ہے؟

ایسا اس لئے ہے کہ لوگ اپنے خدا کو بھلا چکے ہیں اور اس کے وجود پہ ایمان نہیں رہا۔ صرف اور صرف انسانوں اور مشینوں کو اپنا سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں۔ اور جب ان سے کچھ ہاتھ نہیں آتا تو پھر ناکامی و نامرادی اور شیطانی وسوسوں میں گھر جاتے ہیں۔ نتیجہ خودکشی اور موت کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ ہم یہ نہیں سوچتے کہ جس رب العزت نے ہمیں پیدا کیا ہے وہ ہمارا رازق اور نگہبان بھی ہے۔ اگر پرندوں کو دانہ مل سکتا ہے، جانوروں کو خوراک مل سکتی ہے تو ہمیں کیوں نہیں لیکن ایک فرق یہ بھی ہے کہ پرند چرند کوشش کرتے ہیں اور ہم ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بے انتہا دے رہا ہے اور ہمارے تصور سے کہیں زیادہ ہماری زندگی کا سامان کر رہا ہے۔ لیکن ہم اس کے شکر گزار نہیں رہے۔ جس کے نتیجہ میں جو موجود ہے وہ بھی کھو رہے ہیں اور ان کفر و مایوسی کی باتوں سے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا بلکہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بھی بن رہے ہوں گے۔

پس اللہ تعالیٰ کے ان گنت انعامات و افضال پر اس کا شکر کریں اور اس کی حمد و ثناء کے گیت گائیں تو اللہ تعالیٰ اس سے بھی کہیں زیادہ دے گا۔ اللہ تعالیٰ کے لاتعداد، ان گنت احسانات و افضال جو ہم پر ہر لحظہ اور ہر لمحہ ہو رہے ہیں، غور کریں تو آپ حیران ہوں گے کہ صرف ایک دن کے انعامات و افضال بھی شمار نہیں کیے جاسکتے اور انسانی عقل کام کرنا چھوڑ دیتی ہے۔ اور یہ انعامات سب پر یکساں ہو رہے ہیں۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بڑی تکرار کے ساتھ سورۃ الرحمٰن میں فرمایا ہے کہ ”بتاؤ تو سہی تم اپنے رب کی نعمتوں میں کس کس کو جھٹلاؤ گے“۔ چونکہ انسانی عقل محدود ہے اور وہ لامحدود انعامات کا شمار نہیں کرسکتی اور نہ ہی یہ انعامات بیان کیے جاسکتے ہیں البتہ اگر محسوس کریں اور غور کریں تو جہاں تک انسانی عقل کام کرتی ہیں اور جن فضلوں کو شمار کرسکتی ہے ان پر اپنے رب کی حمد و تسبیح کریں اور اس کا شکر بجالائیں کہ یہی بہترین طریقہ ہے۔

اکثر صبح کے وقت جب ہم نیند سے بیدار ہوتے ہیں تو اس ایک لمحے اپنے دماغ کی سوچوں کا رخ اللہ تعالیٰ کے ان افضال کی طرف کریں جو ساری رات ہم پر جاری رہے مثلاً ہم آرام سے سوئے رہے، دماغ پرسکون رہا، جسم کے تمام اعضاء اپنی حالت پر قائم رہے، کسی ناگہانی آفت سے بچے رہے، تازہ ہوا ہماری سانسوں کے ذریعہ پھیپھڑوں میں چلتی رہی، جسم کے حواس قائم رہے، دل کی دھڑکن جاری رہی، ٹانگوں اور بازوؤں میں جان باقی رہی تبھی تو یہ دعا سکھلائی گئی کہ صبح بیدار ہوتے وقت پڑھا کرو ”شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا“ گویا ساری رات ہم پر موت طاری رہی اور صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے ہم نے ایک نئے دن کی صبح طلوع ہوتے دیکھی۔ پس کیا ان سارے احسانات کے بدلے ہم خدا کا شکر نماز فجر پڑھ کر ادا نہ کریں اور خدا کی تسبیح نہ کریں یقیناً اللہ تعالیٰ کا ہی شکر ادا کرنا چاہئے۔

صبح اٹھ کر تازہ ہوا جو ہماری صحت کے لئے موزوں ہے ہمیں میّسر ہوتی ہے جس کے فوائد طب کی دنیا میں بے شمار گنوائے گئے ہیں۔ اس کے بعد ہم صبح کا ناشتہ کرتے ہیں۔ اس ایک ناشتہ پر غور کریں تو کتنی نعمتوں کے ملنے سے یہ کھانا ہمارے لئے بنا اور ہر اک قسم کہاں کہاں سے اور کس طرح یکجا ہوئی تو کیا خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء دل سے نہیں نکلتی اور یہ آیت کہ ”بتاؤ تو سہی تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے“ کی تکرار دل تک دستک نہیں دیتی۔ صبح کے ناشتہ میں روٹی جو کہ گندم کے دانہ سے بنی ہے اور گندم کے دانہ کی بجائی سے چنائی تک اور چکی سے پسنے سے روٹی بننے تک کے عوامل کو ذہن میں لائیے کس قدر مراحل کے بعد یہ ہمارے کھانے کا موجب بنی۔ پھر اس کے پکانے میں آگ، چولہا، ماچس، لکڑی، کوئلہ اور گیس وغیرہ استعمال ہوئی جن کی تیاری اور گھر تک پہنچنے کی الگ تفصیل چاہئے۔ روٹی کے ساتھ چائے، دہی، انڈا، سالن وغیرہ استعمال ہوتا ہے جس میں نمک، مرچ، چینی، دودھ، گھی، ٹماٹر، پیاز، ادرک، لہسن اور مصالحہ جات وغیرہ بھی شامل ہوتے ہیں۔ کس طرح ایک کاشتکار یہ چیزیں بوتا ہے۔ اور سارا سال زمین کی دیکھ بھال کرتا ہے پھر فصل تیار ہوتی ہے پھر کٹائی کر کے منڈیوں میں یا فیکٹریوں میں جاتا ہے۔ جہاں سے نہ جانے کتنے مراحل کے بعد یہ چیزیں تیار ہو کر بازاروں اور دکانداروں کے پاس آتی ہیں اور پھر ہمارے لئے غذائی ضرورت کا سامان بنتی ہیں تو کیا ان نعمتوں سے اپنے رب کی نعمتوں کو جھٹلایا جاسکتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے جو انسان کو عقل دی ہے، جو دماغ عطا فرمایا ہے کیا یہ حیران کر دینے والی بات نہیں کہ کس طرح ایک دماغ سے انسان نے کیا کیا ایجاد بنا ڈالی آج کا انسان آسمان سے باتیں کر رہا ہے اور دوسرے سیاروں میں زندگی کے آثار تلاش کر رہا ہے اور ایک کمرے میں بیٹھ کر دنیا جہاں کی معلومات لے رہا ہے اور بھیج رہا ہے۔ ایک وقت میں ایک امام کا خطبہ براہ راست دنیا کے کناروں تک سنا اور دیکھا جا رہا ہے تو یہ سب انسانی دماغ کی صلاحیتوں سے ممکن ہوا پھر سوچئے کہ اس دماغ کے بنانے والے کی کیا شان ہوگی۔ کیا وہ واقعی رب العزت ہے اور رب العالمین نہیں جس نے ہمیں اس قدر نعمتیں عطا کیں کہ ہم اس کا شکر ادا کرنا بھول گئے اور قرآن کریم بار بار کہہ رہا ہے کہ تم بتاؤ تو سہی کہ ”تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے“۔

پھر ناشتے کے بعد تیار ہو کر لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ کوئی سکول و کالج جا رہا ہے تو کوئی کسی دفتر یا فیکٹری، کوئی مزدوری کے لیے جا رہا ہے تو کوئی کھیتی باڑی کے لئے، کوئی پیدل جا رہا ہے تو کوئی سائیکل پر کوئی رکشہ پر تو کوئی گاڑی پر۔ غرض یہ سب ذرائع کس کے لئے ہیں اور کس نے عطا کئے ہیں۔ پھر سارا دن آپ اپنے کاموں میں مشغول رہے تو ذرا مشاہدہ کریں کہ آج دن بھر خدا تعالیٰ نے آپ پر کس قدر انعامات کئے ایک ایک چیز پر، ایک ایک ذرائع پر ایک ایک لمحے پر جب غور کریں گے تو خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء دل میں اور زیادہ بڑھ جائے گی۔ جب آپ باہر نکلتے ہیں تو آپ کو معذور افراد، بیمار افراد، مختلف تکالیف میں گھرے ہوئے افراد ملتے ہیں کسی کی قوت سماعت نہیں، تو کوئی بولنے سے معذور ہے، کسی کی ٹانگ نہیں، تو کوئی بازوؤں سے محروم ہے غرض ہر طرح کی مخلوقِ خدا ملے گی تو غور کریں کیا خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ ساری چیزیں عنایت نہیں کیں تو پھر کیوں خدا تعالیٰ کی حمد نہیں کرتے۔ اور ضروری نہیں کہ معذور یا بیمار و لاچار افراد ناشکر گزار ہیں۔ یہ ہر فرد کا اپنا معاملہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی کتنی حمد و تسبیح کرتا ہے اور کتنا شکر گزار ہے۔ اسی طرح آپ واپس آکر یا وہیں دفتر وغیرہ میں دوپہر کا کھانا کھاتے ہیں اس پر غور کریں۔ دفتر یا کاروبار میں ذرائع مواصلات پر غور کریں جو آپ کو میسر ہوں وہ افراد جو آپ کے کاروبار، بزنس، فیکٹری میں کام کر کے آپ کیلئے سہولیات بہم پہنچا رہے ہوں تو کیا ان انعامات کے بدلے میں ہم خدا تعالیٰ کا مزید شکر ادا نہ کریں اور اس تکرار کو جو قرآن کریم میں بار بار کی گئی ہے کہ ”تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے“ پر مہر تصدیق ثبت نہ کریں کہ ہاں ہم ہیں جو اپنے رب کی ہر اس نعمت کا شکر بجالانے والے، ہاں ہم ہیں اللہ تعالیٰ کے ان گنت، لاتعداد انعامات و افضال کے وارث بننے والے، اور ہم ہیں خلافت کے ماننے والے، اور ہم اس خلافت کی حفاظت کرنے والے۔ غرض ہم خدا تعالیٰ کی ہر اس نعمت کو چاہے وہ کسی رنگ میں ہو قبول کریں گے اور اللہ کا ہر حال میں، ہر رنگ میں شکر بجالانے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے۔ آمین۔

اظہار ناراضگی کا مطلب

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

میں نے بعض معاملات پر اظہار ناراضگی کیا تو احباب معافی مانگنے لگ جاتے ہیں۔ مجھے یہ بہت ناپسند ہے۔ وہ فعل اتنا برا نہیں جتنا معافی مانگ کر برا بنا دیا جاتا ہے۔ گویا اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ ان کے خیال میں میں اپنے دل میں گرہ ڈال دیتا ہوں اور ہمیشہ کے لئے ان سے ناراض ہو جاتا ہوں میں اس طرح ناراض نہیں ہوا کرتا ہوں کہ ناراض ہوں اور کہوں نہیں اور جب کہوں نہیں تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ اس فعل کو ناپسند کرتا ہوں مگر ناراض نہیں ہوں اس لئے دوستوں کو یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ اگر کسی بات کو میں ناپسند کروں اور اس کے خلاف اپنی رائے ظاہر کروں تو میں ناراض ہو جاتا ہوں۔ میں تو جس کے متعلق ایسی بات ہو اس کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اس کی اصلاح ہو۔

(خطابات شوریٰ جلد1 ص 211)

لائبیریا میں اشاعت حق کے دوران تائید الٰہی کے نظارے

مکرم محمد اکرم باجوہ صاحب سابق امیر و مشنری انچارج لائبیریا

1988ء میری زندگی کا اہم سال تھا جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خاکسار کو لائبیریا کے لئے بطور مربی بھجوا کر یہ سعادت بخشی۔ 27 مئی 1988ء کو سرزمین لائبیریا پر قدم رکھا اور مجسم دعا بن گیا۔ خدا کے حضور گڑگڑایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سرزمین کی تقدیر بدل جائے۔ لائبیریا پہنچنے پر خاکسار کی تقرری ایسے مقام پر ہوئی جو منروویا سے 250 میل دور اور نئی جگہ تھی جہاں کوئی احمدیہ جماعت یا احمدی فرد نہ تھا۔ معلوم ہونے پر گھبراہٹ ہونا فطری امر تھا اور مشکل تھا۔ نئے علاقہ میں نئی جماعت قائم کرنا۔ بس دعاؤں کا سہارا لیا جس نے قدم قدم پر غیبی مدد فرمائی۔

نئے مقام Voin Jama (جس کا فاصلہ عموماً 7 گھنٹے میں طے ہوتا ہے) کے جولائی و اگست کی برسات اور بارشوں سے راستے بہت خراب تھے۔ لہٰذا یہ سفر 60 گھنٹے میں طے کیا۔ غیر آباد جنگل سے گزر کر یہ راستہ تھا جہاں نہ کھانا نہ کوئی ساتھی۔ یہ تکلیف دہ سفر 3 دن میں ختم ہوا اور ایک شہر پہنچنے پر کھانا میسر ہوا۔ جب Voin Jama پہنچا تو نہ کوئی میزبان نہ کوئی رہبر اور نہ ہی کوئی اپنا۔ اس کسمپرسی کی حالت میں خدا کا ساتھ اور بلند حوصلہ بس ان چیزوں نے راہ دکھائی۔ نیا سنٹر ایک کرائے کا گھر لے کر شروع کیا۔

ایک دن ایک جرنلسٹ مشن ہاؤس میرے پاس آیا، تعارف ہوا اور آنے کا مقصد بتایا۔ اس سے کہا کہ ریڈیو سٹیشن پر احمدی مربی کے آنے اور دینی تعلیم پہنچانے کا اعلان کرادے۔ ریڈیو پر یہ اعلان ہی کرادے کہ جو مسلمان قرآن پڑھنا چاہتا ہو چھ ماہ میں مکمل قرآن پڑھا سکتا ہوں۔

چنانچہ اس نے لوکل ریڈیو سٹیشن پر اعلان کروا دیا۔

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

اس کا نظارہ دیکھا کہ ایک صاحب موسیٰ ابراہیم صاحب مشن ہاؤس آئے اور بتایا کہ میں نے ریڈیو پر احمدی مربی کی آمد کا اعلان سنا ہے لہٰذا تعارف ہوا اور وہ باقاعدگی سے آنے لگے۔ جماعتی تعارف کے ساتھ کتب کا مطالعہ بھی کرنے لگے اور خدائے ذوالجلال کے حضور دعاؤں کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ تین ماہ کے مختصر عرصہ میں وہ بیعت کے لئے تیار ہوگئے اور بیعت کرنے کے بعد انہوں نے اپنی اس رؤیا کا ذکر کیا کہ آپ کے Voin Jama آنے سے قبل میں نے خواب میں آپ کو دیکھا تھا رویا یہ تھی کہ

”ایک سفید فام آدمی جس کے ہاتھ میں تلوار ہے وہ میرے اور میرے بھائی کے پیچھے آرہا ہے۔ اسے دیکھ کر میرا بھائی چھپ جاتا ہے میں کوئی جگہ چھپنے کے لئے دیکھ رہا ہوں کہ وہ میرے تک پہنچ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے ساتھ آؤ اور آنکھ کھل جاتی ہے“۔

آپ سے تعارف کے بعد خواب یاد آئی اور آپ کا پیغام سچا لگا۔ یہ بارش کا پہلا قطرہ گرا اور اس کے بعد افراد جماعت میں اضافہ ہونا شروع ہوگیا۔

کچھ زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ اس علاقے کے ماحول اور خوراک سے ملیریا اور ٹائیفائیڈ ہوگیا۔ ان دنوں خواب میں دیکھا کہ

”میرے جسم کا ایک حصہ کاٹ دیا گیا“ میں نے اس کی تعبیر یہ سمجھی کہ میرا بیٹا بعمر 5 سال شاید وفات پا گیا ہے اس خیال سے مرغ بسمل کی سی تڑپ پیدا ہوئی۔ اس بے وطنی کی حالت میں اکیلا تھا۔ بے چینی اور اضطراری کیفیت پیدا ہوئی تو وضو کر کے نفل ادا کرنے لگ گیا ابھی سورۃ فاتحہ پڑھ رہا تھا کہ دل میں یہ خیال ڈالا گیا کہ جو تو سمجھتا ہے وہ نہیں۔ اس خیال سے اضطراری کیفیت جاتی رہی اور خواب کی تعبیر بعد میں سمجھ آئی جب ملیریا اور ٹائیفائیڈ کی بیماری کی وجہ سے 26 پونڈ وزن کم ہوگیا۔ اشاعت دین کا کام آہستہ آہستہ بڑھنے لگا۔ جماعتی تعارف کے لئے دو سیمینارز کا انعقاد کیا۔ سیمینارز جن کا موضوع سیرت النبیؐ تھا اور دوسرا ”احمدیت کیا ہے؟“ کے موضوع پر تھا۔ جس میں مکرم امیر صاحب اپنے وفد کے ساتھ شامل ہوئے۔ سامعین میں عیسائی اور مسلمان احباب دونوں مدعو تھے۔ اس سے جماعتی تعارف مؤثر طور پر ہوا۔ اس کے بعد ایک صاحب Mr. Muhammad Kaito صاحب جو قریبی گاؤں میں رہتے تھے خاصے متاثر ہوئے اور تسلی کرنے کے بعد بیعت کرلی اور واپس اپنے گاؤں چلے گئے۔ وہاں کے مسلمانوں کو جب ان کے احمدی ہونے کا پتہ چلا تو انہوں نے دباؤ ڈالا کہ واپس آجاؤ ورنہ تمہارا بائیکاٹ ہوجائے گا اور جلد فیصلہ کرلو۔ اسی رات انہوں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان پر 12 جہاز اڑ رہے ہیں ان میں سے ایک نیچے اترتا ہے تو انہوں نے مجھے دیکھا اور میں نے انہیں پیغام دیا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے ہم احمدی ہیں ہمیں خدا تعالیٰ جنت دے گا۔ اس کے بعد خواب کا منظر بدل گیا۔ انہوں نے اپنے آپ کو دریا میں کھڑے دیکھا جہاں کچھ لوگ دریا میں نہا رہے ہیں۔ ایک کے پوچھنے پر کہ میں یہاں دریا پار کرنا چاہتا ہوں مگر تیرنا نہیں جانتا۔ انہوں نے سوال کیا ”کیا تم احمدی ہو؟“ میرے ہاں کہنے پر وہ کہنے لگے کہ اگر تم احمدی ہو تو دریا پار کر جاؤ گے۔ لہٰذا انہوں نے دریا میں چھلانگ لگا دی اور تیرتے ہوئے دریا پار کر گئے“۔

صبح انہوں نے یہ خواب اپنی بیوی کو بتایا نیک سیرت بیوی نے کہا کہ ”ہم ان لوگوں کو چھوڑ دیں گے احمدیت کو نہیں چھوڑیں گے“۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کو اخلاص اور احمدیت کی محبت میں مخمور پایا اور دعوت الی اللہ کے میدان میں یہ مددگار ثابت ہوئے۔

1989ء میں میں نے ایک گاؤں Jalla Mine میں دعوت الی اللہ کے پروگرام کے لئے جانا تھا ایک نوجوان Mr. Dr. Momdu Kroma کو جو کہ زیر دعوت تھے کو ساتھ چلنے کو کہا کہ تم ترجمانی کرلو گے اور آپ کو مزید دلائل ملیں گے رات دعوت الی اللہ کی اور وہ سو گئے۔ انہوں نے خواب دیکھا کہ تقریباً 2 ہزار کا مجمع ہے جس میں وہ تقریر کر رہے ہیں۔ کسی نے پوچھا Mr. Kroma بتاؤ احمدیت صحیح مذہب ہے کہ نہیں تو انہوں نے کہا کہ اگر ایک طرف پکے ہوئے چاول بطور کھانا ہو اور دوسری طرف ناکارہ چیزیں تو کس کا انتخاب کرو گے؟ جواب دیا چاول تو انہوں نے کہا کہ Ahmadiyya is a good food like rice. یعنی احمدیت اچھا کھانا ہے جب اس کی تعبیر پوچھی تو بتایا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کی راہنمائی کر دی ہے کہ احمدیت کی تعلیم پر عمل کرنے سے روحانی غذا مل سکتی ہے۔ اس کے مقابلہ پر کوئی مسلک ایسا نہیں جس سے روحانی طاقت مل سکے اس پر انہوں نے اپنے والدین سے مشورہ کیا اور تمام افراد خاندان دائرہ احمدیت میں داخل ہوگئے۔

1989ء کی بات ہے کہ اس علاقہ کے پہلے احمدی ہونے والے مکرم موسیٰ ابراہیم صاحب کے ساتھ ان کے گاؤں دعوت الی اللہ کے لئے گیا۔ بیت الذکر میں دعوت الی اللہ کا پروگرام ہوا رات ان کے گھر قیام تھا تو ان کی والدہ نے نہایت فکرمندی اور گھبراہٹ کا اظہار کیا کہ لوگ اب ہمارے مخالف ہو جائیں گے۔ مکرم موسیٰ ابراہیم نے غیرت دینی کے جوش میں کہا کہ میں نے احمدیت کو سچ مان کر ہی قبول کیا ہے۔ مجھے ان کی مخالفت کی کوئی پرواہ نہیں۔ اسی رات ان کی والدہ نے خواب دیکھا کہ گاؤں والوں نے روزہ رکھا ہوا ہے اور شام کے وقت لوگ بیت الذکر کے پاس افطاری کر رہے ہیں۔ میں بھی افطاری کے لئے آتی ہوں اور اچانک دیکھتی ہوں کہ ابھی سورج غروب نہیں ہوا اور لوگوں کو بتاتی ہوں کہ ابھی سورج غروب نہیں ہوا۔ آپ لوگ افطاری کیوں کر رہے ہیں۔ میں نے اپنا روزہ نہیں کھولا۔ اس پر افطاری کرنے والے لوگ پریشان ہوجاتے ہیں ان کے پوچھنے پر میں نے یہ تعبیر بتائی کہ:

”اہل گاؤں نے امام مہدی کو قبول نہیں کیا۔ ان کا ایمان مکمل نہیں۔ جیسے غروب آفتاب سے قبل روزہ کھولنا ثواب کا موجب نہیں بلکہ گناہ ہے ایمان کے بغیر نیک اعمال عبث ہیں“۔

اس خواب کی بناء پر ان کی والدہ محترمہ کو بھی دائرہ احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔

1990ء میں جب لائبیریا میں خانہ جنگی شروع ہوئی تو مجھے Voin-Jama چھوڑنا پڑا اور سیرالیون عارضی تقرری ہوئی۔ وہاں Makani شہر جہاں میں نے قیام کیا وہاں ایک گاؤں Bandabu میں جہاں نومبائعین کی جماعت قائم ہوچکی تھی۔ لہٰذا کام آگے بڑھانے اور تربیت کے سلسلہ میں وہاں گیا۔ نماز جمعہ پڑھائی اور چندا گلے گاؤں دورہ پر چلا گیا اور جمعہ کو پھر نماز جمعہ پڑھانے کے لئے اسی بیت میں آگیا۔ جب خطبہ دینے منبر پر آیا اور ندا کے لئے کہا تو کوئی نہ اٹھا چند لمحے گزرنے کے بعد امام مسجد میں داخل ہوا اور نماز پڑھانے کی غرض سے منبر کی طرف آیا۔ میں خاموشی سے منبر سے اتر آیا۔ اس نے خطبہ دیا اور نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد جب پوچھا تو وہ لوگ جنہوں نے احمدیت کو دل سے قبول نہ کیا تھا وہ سب مع امام کہنے لگے کہ ہم تو احمدی نہیں۔ ہم احمدی مربی کے پیچھے کیوں نماز پڑھیں۔ اس واقعہ کے نتیجے میں احمدی الگ ہو کر نماز پڑھنے لگے اور اس طرح خدا نے خود ہی احمدیوں کے لئے راہ ہموار کر دی۔ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کو ایک خوبصورت دو منزلہ بیت الذکر بنانے کی توفیق ملی اور امام جس نے احمدیوں کو اس مسجد سے نکالا تھا۔ نیز جو مربی سلسلہ کی ہتک اور بے عزتی کی اس کی خدا نے اسے خوب سزا دی اور وہ 80 سالہ بوڑھا امام ایک لڑکی سے بدکاری کرتا ہوا پکڑا گیا۔

احمدیت کی تذلیل کرنے والا قہر خداوندی کا شکار ہوا۔

ہرلمحہ دعاؤں کا سلسلہ جاری تھا اور ہر لمحہ خدا کی تجلیات کے نظارے دیکھنے کو ملتے رہے اور دل جذبہ شکر سے بھرتا رہا۔ ایک دفعہ ایک قریبی گاؤں میں دعوت الی اللہ کے لئے گئے۔ نماز مغرب کے بعد دعوت الی اللہ کا پروگرام تھا اور کھلے آسمان تلے نماز کی ادائیگی ہورہی تھی کہ اچانک گھنے بادل آ گئے جس سے گھبراہٹ کا ہونا یقینی تھا۔ دعا کی کہ ''اے خدا مدد فرما کہ ان بادلوں کو روک دے تا کہ پروگرام خراب نہ ہو۔ دعا کی قبولیت کا نظارہ دکھا۔ نماز ختم کرنے کے بعد دیکھا تو آسمان صاف تھا۔ خدا کے پیار کا کتنا پیارا انداز کہ اس نے اپنے بندوں کو توفیق دعا دی اور اللہ کے خاص فضل سے اس گاؤں میں دعوت الی اللہ کا پروگرام کامیاب رہا۔

میں براستہ لندن پاکستان آیا۔ لندن کے قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دوبارہ لائبیریا جانے کا ارشاد فرمایا۔ لائبیریا میں حالات خانہ جنگی کی وجہ سے خاصے دگرگوں تھے۔ نومبر 1992ء کو سیرالیون پہنچا اور حالات ٹھیک ہونے کا انتظار کیا۔ انتظار کرنے میں آٹھ ماہ کا عرصہ گزر گیا۔ جون 1993ء میں حضور نے دعاؤں کے ساتھ لائبیریا جانے کا ارشاد فرمایا کہ

اللہ تیرے سارے کام ٹھیک کر دے اور لائبیریا میں تاریخ ساز کام کرنے کی توفیق ملے۔

لہٰذا جب میں منروویا ایئرپورٹ پر اترا تو Ecomog فورسز کے فوجی ہر جگہ پھیلے ہوئے تھے اور خوفناک منظر پیش کررہے تھے۔ گھبراہٹ تو یقینی امر تھا مگر دعائیں اور توکل خدا ڈھارس تھی۔

امیگریشن کے تمام مراحل سے گزر کر باہر نکلا تو سوچا کہاں جاؤں؟ نہ جانے مشن کا کیا حال ہے؟ خیال آیا کہ ایک غیر احمدی دوست ہے اس کے ہاں قیام کرتا ہوں ابھی جارہا تھا کہ دل میں تحریک پیدا ہوئی پہلے مشن ہاؤس جاتا ہوں اور صورتحال دیکھتا ہوں۔ لہٰذا مشن ہاؤس پہنچا تو باہر ایک احمدی دوست ملے جو ایک گاؤں سے تھے اور مشن ہاؤس میں پناہ لئے ہوئے تھے۔ جو مجھے دیوانہ وار دیکھ کر خوشی سے ملے اور تسلی ہوگئی کہ اب کسی اور جگہ جانے کی ضرورت نہیں۔ ملکی خانہ جنگی کے دوران مشن ہاؤس میں ویرانی کا عالم تھا۔ سب کچھ لوٹ لیا گیا تھا۔ کلینک اور بک سٹور بھی ختم ہو چکے تھے۔ نئے سرے سے جماعت کو منظّم کرنا تھا۔ آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے سب کچھ بحال ہونے لگا۔ رپورٹ بھجوانے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ نئی جگہ ایک وسیع عمارت میں احمدیہ کلینک قائم کیا۔ پہلے ڈاکٹر مکرم سید مشہود احمد صاحب تھے۔ لائبیریا کے صدر مملکت نے کلینک کی بحالی کا افتتاح کیا۔ اخبارات ورسائل میں تشہیر ہوئی۔

نومبر 1993ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ملک لائبیریا کا امیر اور مشنری انچارج مقرر فرمایا۔ یہ اعزاز دسمبر 2010ء تک قائم رہا۔ اب یہ خیال تھا کہ سب کچھ بحال ہو گیا ہے اور نارمل حالات ہوگئے مگر ایسا نہ ہوا بلکہ ایسے ہیبت ناک نظارے اور مشکلات کے پہاڑوں سے گزرنا پڑا۔ قتل وغارت اور تباہی کے منظر نے دل دہلا دیئے اور پھر خدا کے فضل سے ہر طرح محفوظ رہنا ایک معجزہ سے کم نہیں۔ یہ سب فضل ربی اور خلیفہ وقت کی دعائیں تھیں۔

ملکی خانہ جنگی کے واقعات

1996ء کا ذکر ہے کہ لائبیریا میں باغیوں نے دھاوا بول دیا اور دارالخلافہ میں گھس آئے۔ پورا شہر ان کے نرغہ میں آگیا۔ ہر طرف آگ اور دھوئیں کے بادل آسمان کی طرف اٹھ رہے تھے۔ عمارتیں اور گھر جل رہے تھے۔ اس خوفناک صورتحال میں ہم مشن ہاؤس میں فیملی سمیت گھرے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر مشہود صاحب اپنے کلینک سے اپنی فیملی کو لے آئے یہ سمجھ کر کہ یہ محفوظ جگہ ہے مشن کے اردگرد دھماکوں، گولیوں کی خوفناک آوازوں کے ساتھ دھواں اور خوف۔ ایسے میں سوائے اللہ کی ذات باری کے کچھ نظر نہ آتا تھا۔ دعاؤں کے دامن پھیلے ہوئے تھے۔

چار دن اسی خوف میں گزر گئے کہ باغی مشن ہاؤس میں داخل ہوئے اور ہمیں یرغمال بنالیا۔ ایک آرمی بیرکس میں لے گئے۔ گھر اور مشن ہاؤس کو آگ لگادی۔ نو دن ہم وہاں ٹھہرے دو اطراف سے متحارب گروپ حملہ کررہے تھے۔ گولے گرتے اور لوگ مرتے دیکھ رہے تھے۔ ایک شام ایک گولہ زوردار دھماکہ سے دیوار پھاڑ کر اندر کمرے میں جہاں ہم تھے گرا۔ خدا کی قدرت کہ وہ ہماری طرف آنے کی بجائے ایک الماری سے ٹکرا کر دوسری طرف پلٹ گیا اور ہم سب بچ گئے۔ اسی طرح ایک رات ایک گولہ چھت کا ایک حصہ اڑا کر اندر گرا مگر وسط میں گرنے کی بجائے دیوار کے قریب ہی پھٹ گیا۔

یہ خدا تعالیٰ کی ذات تھی جو لمحہ لمحہ موت سے بچارہی تھی۔ حضور کو ان تمام صورتحال کا بخوبی علم تھا کہ ہم کہاں اور کیسے پھنسے ہوئے ہیں۔ ان کی دعائیں اور خدا کا فضل تھا جو زندہ رکھے ہوئے تھا۔ ہمارے ساتھ ڈاکٹر مشہود صاحب کی فیملی بھی تھی۔ ان کی اہلیہ کی ڈلیوری کا وقت قریب تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو فون پر بتایا کہ 10 ؍اپریل 1996ء ڈلیوری کی تاریخ ہے۔ حضور نے فرمایا گھبرائیں نہیں خدا تعالیٰ فضل فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے 10 دن میں UNO فورسز کے توسط سے بذریعہ ہیلی کاپٹر ہمیں وہاں سے نکالا اور 22؍اپریل کو ڈکار سینیگال کے ایک اچھے ہسپتال میں ڈلیوری ہوگئی اور بچی کی پیدائش کا انتظام ہوا۔ سب کچھ اور تکالیف ان دعاؤں سے ہی ختم ہوئیں اور ہم سب محفوظ و مامون رہے۔

اس دور میں جب ہمیں یرغمال بنایا ہوا تھا ایک اور عجیب واقعہ رونما ہوا۔

آرمی بیرکس میں متحارب گروپ کے باغیوں کے جرنیل کو بیرکس گروپ والوں نے پکڑ لیا اور قتل کر دیا اور جشن منانے لگے۔ متحارب گروپ بیرکس کے قریب آ چکا تھا۔ اگر وہ داخل ہو جاتے تو قتل عام شروع ہو جاتا۔ مگر خدا نے ہمیں اس جرنیل کی موت سے زندگی کا موقع دیا۔ ایک دن مخالف گروپ والے ٹینک میں بیٹھ کر سفید رومال لہراتے ہوئے بیرکس کے گیٹ تک پہنچ گئے۔ بیرکس میں انڈین، لبنانی اور غیر ملکی بھی تھے۔ ہم سب ایک بلند جگہ کھڑے انہیں دیکھ رہے تھے کہ شاید UNO والے صلح کرانے آئے ہیں۔ یکدم وہ آگے بڑھنے کی بجائے واپس چلے گئے۔ امید کی کرن حیرت میں ڈوب گئی۔ مایوسی چھا گئی مگر جب علم ہوا کہ یہ تو گروپ کے باغی ہی تھے۔ اگر داخل ہو جاتے تو ہیبت ناک واقعہ کا امکان ہوتا۔ مگر خدا تعالیٰ نے ہمیں محفوظ رکھا۔ خدا تعالیٰ نے ان کی طاقتوں کو سلب کر دیا کہ وہ آگے قدم بڑھانے کی بجائے واپس ہوگئے۔

سینیگال کچھ دن ٹھہرنے کے بعد ہم گیمبیا مشن چلے گئے جہاں 3 ماہ قیام تھا۔ احباب وافراد سے رابطہ رہا۔ حالات سے باخبر رہے۔ جب معلوم ہوا کہ UNO فورسز نے شہر کا کنٹرول سنبھال لیا ہے تو حضور انور کی خدمت اقدس میں لکھا کہ اب حالات بہتر ہیں اگر ارشاد ہو تو واپس جا کر مشن کو ازسرنو بحال کروں۔ حضور نے لائبیریا جانے کا ارشاد فرمایا۔

لمحہ لمحہ دعاؤں کا موقع ملتا رہا اور قبولیت کے نظارے دیکھے۔ 25؍اگست گیمبیا سے سیرالیون اور پھر لائبیریا کے لئے روانگی تھی کہ عجب واقعہ رونما ہوا کہ خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین کامل اور بڑھ گیا۔ ہمارا جہاز منروویا ایئرپورٹ پر لینڈ کرنے والا تھا کہ موسم کی خرابی کے باعث رن وے نظر نہ آیا اور جہاز دوبارہ فضا میں بلند ہوگیا۔ دوسری مرتبہ یہی ہوا اور دعاؤں کا ورد اور تیز ہو گیا۔ جہاں موت سامنے نظر آرہی تھی اور پھر زندگی۔ سوچا بھی نہ تھا کہ جہاز Land کرتے ہی Crash ہو جائے گا۔ بس جہاز کا ایک پر اتر کر پہلے ہی گر گیا اور جہاز کی باڈی ٹوٹ گئی۔ دروازے بند ہوگئے ایک کھڑکی کا کچھ حصہ ٹوٹا ہوا تھا اور ہم مسافر پھنسے ہوئے تھے کہ نکلنا مشکل۔ دعاؤں نے اس کھڑکی کو کھینچنے سے بڑا کر دیا اور اس حصہ سے ہم مسافر ایک ایک کر کے جہاز کے پر پر جمپ لگا کر نیچے اترے اور باہر نکل آئے۔ اس معجزانہ واقعہ نے یقین دلایا کہ اللہ تعالیٰ نے دعاؤں کو قبول فرمایا اور ہم سب کو بچایا۔ جب حضور انور کو اس واقعہ کی خبر دی تو حضور نے فرمایا ''الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا'' اور مزید فرمایا کہ ''خدا تعالیٰ تو خود آپ کی حفاظت فرماتا ہے''۔ یہ دعاؤں سے بھرے خطوط میرا اثاثہ ہیں۔ جب مشن ہاؤس پہنچا تو دیکھا مشن ہاؤس جل چکا تھا۔ چھتیں دیواروں پر گری ہوئی تھیں اور دھوئیں سے سیاہ عجب ویرانی کا منظر پیش کررہی تھیں۔ میرے تو آنسو نکلنے فطری امر تھا۔ ہلکی ہلکی بارش بھی ہورہی تھی۔ ایسے لگا کہ آسمان بھی اس ویرانی پہ آنسو بہا کر عجیب احساس دلا رہا ہے۔

ازسرنو مشن ہاؤس اور بیت الذکر کی تعمیر نیز جماعت کو منظّم کرنا انتہائی مشکل لگ رہا تھا۔ لیکن ع

مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے

بس جلد ہی خدا کے فضل سے اور احباب جماعت کی دعاؤں، تعاون اور جذبہ دینی سے دو منزلہ بیت الذکر تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔

جب ہمیں 1996ء کو مشن ہاؤس سے یرغمال بنا کر آرمی بیرکس میں لے جارہے تھے تو بے زبان بلی کی میاؤں میاؤں جو اپنے ننھے ننھے بچوں کو آغوش میں لئے مشن ہاؤس بیٹھی تھی آ گئی سوچا ایک راستہ کھلا رہنے دوں تا کہ وہ بے زبان کے باہر آنے جانے کا راستہ کھلا رہے اور شاید یہ میرا معمولی عمل قبولیت پا گیا اور خدا نے ہمیں اپنی امان میں رکھا۔

دلوں میں ابھرنے والے جذبے بعض اوقات زبانوں کو گنگ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح 1999ء میں جلسہ سالانہ UK کے موقع پر حضور اقدس سے ملاقات کے وقت پیش آیا۔ دل کہہ رہا تھا کہ حضور سے پگڑی یا اچکن بطور تبرک مانگوں مگر قوت گویائی نہ تھی۔ لہٰذا حضور کو تمام جماعتی واقعات اور حالات بتائے دعا کی درخواست کی اور یہ خواہش دل میں لئے ہی واپس آگیا۔ اگلے دن لندن آفس میں جانے پر معلوم ہوا کہ حضور نے اچکن بھیجی ہے آپ اس خوشی کا اندازہ نہیں کر سکتے جو خواہش کے پورا ہونے پر ہوتی ہے۔ لہٰذا حضور کو شکریہ ادا کرنے کے ساتھ یہ واقعہ بھی لکھا اور قدرت خدا کی تجلی بھی دیکھی۔ کیسے دلوں کے پوشیدہ راز خدا تعالیٰ کن کہہ کر فیکون کا منظر دکھا دیتا ہے۔ یہ قیمتی اچکن میرے لئے ایک شاہی لباس سے کم نہیں جسے میں خاص مواقع پر پہنتا ہوں۔

یہ چند واقعات اور یہ چند نظارے تحدیث نعمت کے طور پر دربار خداوندی میں شکر بجالاتے ہوئے لکھ دیئے ہیں تا اگر کوئی اللہ کی راہ کا مسافر ہو تو شاید اسے اس سے کچھ راہنمائی حاصل ہو سکے۔

مکرم چوہدری نور احمد ناصر صاحب

مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب ۔ درویش قادیان

میرے پیارے ابا جان کا نام چوہدری محمد عبداللہ تھا۔ جو مولوی محمد عبداللہ کے نام سے زمانہ درویشی میں جانے جاتے تھے۔

ہندوستان کے مشہور علاقے دہلی کے قریب سرہند شریف میں آپ کے آباء واجداد زمینداری جیسے معزز پیشہ سے منسلک تھے۔ آپ کا خاندان راجپوت برادری ٹوانہ سے تعلق رکھتا تھا۔ ذاتی دشمنی کی وجہ سے آپ کا خاندان ہجرت کرتے ہوئے کاٹھ گڑھ کے پاس سے گزرتے ہوئے دریائے بیاس کے بائیں جانب حسن پور کلاں میں سکھ راجہ کے پاس آ گیا۔ حسن پور کلاں میں جٹ برادری میں شامل ہو کر ٹوانہ جٹ کہلائے اور اردگرد کے معروف جٹوں میں رشتہ داریاں کیں۔

آپ کے والد صاحب میرے دادا چوہدری نور محمد صاحب سفید پوش تھے۔ وہ علاقہ کے بڑے ہی بااثر شخص تھے۔ دور دور تک ان کا چرچا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے ایک رفیق چوہدری عبدالقادر صاحب سجووال کے رہنے والے جو اس وقت گورنمنٹ انگریزی میں ملٹری ڈرائیور تھے۔ انہیں علم ہوا کہ اگر وہ چوہدری نور محمد صاحب سفید پوش کو احمدی کر لیں تو سارے علاقے میں احمدیت پھیلنے میں آسانی ہو جائے گی۔ چنانچہ احمدیت کا پیغام پھیلانے کے جنون نے حضرت چوہدری عبدالقادر صاحب کو چوہدری نور محمد صاحب سفید پوش کے پیچھے لگا دیا۔ ادھر چوہدری نور محمد صاحب احمدیت کے سخت خلاف تھے اور کوئی بھی بات سننے کے لئے تیار نہ تھے اور ہمیشہ حضرت چوہدری عبدالقادر صاحب سے بدسلوکی سے پیش آتے۔

حضرت عبدالقادر صاحب ان ساری بدسلوکیوں کو درگزر کرتے ہوئے مسلسل آتے اور جماعتی اخبار دادا جان کے تکیے کے نیچے رکھ کر چلے جاتے اور ہمارے دادا جان اس کو بغیر پڑھے اور دیکھے دادی جان کو دے دیتے کہ اسے چولہے میں جلا دینا۔ حضرت چوہدری عبدالقادر صاحب مسیح پاک کے مضبوط جرنیل ثابت ہوئے اور مسلسل یہ سلسلہ جاری رکھا اور ادھر اللہ تعالیٰ نے بھی اس خاندان کو احمدیت کے فیضان سے فیض یاب کرنا تھا ایک دن ہمارے دادا کی نظر اخبار پر لکھے ایک حرف ''محمدؐ'' پر پڑی جب تھوڑا سا اخبار پڑھا۔ لکھا تھا۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے

اس شعر نے تو گویا ان کی کایا ہی پلٹ دی وہ دھول جو علماءِ سُو نے ان کے دل پر چڑھا رکھی تھی وہ ہٹنے لگی سارا اخبار پڑھا اور پھر بھاگے بھاگے ہماری دادی کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ ''حق دی ماں کی تواو اخبار جلا دتے جیڑے اومولوی عبدالقادر لیاندا سی۔'' وہ کہنے لگیں نہیں میں نے سارے سنبھال کے رکھے ہوئے ہیں۔ کہا سارے لے آ۔ جب وہ لائیں تو سارے اخبار ایک ایک کر کے پڑھنے لگے جوں جوں پڑھتے جاتے توں توں دل کی میل صاف ہوتی گئی اس وقت اٹھے جب سارے اخبار ختم ہو گئے۔ اور دل مسیح پاک کی پاکیزہ تحریرات سے دھل گیا اور امام الزماں کا غلام ہو گیا۔ چنانچہ فوراً حضرت عبدالقادر صاحب کو بلایا اور فوراً بیعت کی۔

قارئین! ہمارے دادا نے 1913ء میں بیعت کی یہ وہ سال تھا جس میں ہمارے پیارے ابا جان پیدا ہوئے۔ اللہ نے بیعت کی خوشی وہ پاک وجود دیا جو اس کی پاک بستی کا پاسبان بنا۔ 16 دسمبر 1913ء ہمارے خاندان کے لئے برکتوں کا دن تھا جب یہ وجود ہمارے خاندان میں اللہ تعالیٰ کا انعام بن کر اترا۔ اسی سال جلسہ سالانہ پر ہمارے دادا حضرت عبدالقادر صاحب کے ساتھ جلسہ سالانہ قادیان گئے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے ہاتھ پر دستی بیعت کی سعادت پائی۔ اور اپنے روحانی آقا سے اپنے نومولود بچے کے نام کی درخواست کی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے فرمایا ''مجھے محمد عبداللہ نام بہت ہی پیارا لگتا ہے یہ نام رکھ لیں'' اور ''میں نے بھی اپنے پیدا ہونے والے بیٹے کا نام محمد عبداللہ رکھا ہے''۔

ہمارے خاندان میں پیارے ابا جان کا یہ پیارا نام قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب نے دیا۔ یہ نام بعد میں صحیح معنوں میں اپنے معنوں کی عملی تفسیر بنا۔ پیارے ابا جان نے ابتدائی تعلیم کاٹھ گڑھ سے حاصل کی چوہدری عبدالرحیم صاحب کاٹھ گڑھی آپ کے ابتدائی استاد تھے۔ جو بعد میں ٹی آئی احمدیہ ہائی سکول چنیوٹ میں کلرک بھی رہے۔ آپ نے مڈل کاٹھ گڑھ میں ہی پاس کیا۔ قرآن پاک کی تعلیم ناظرہ و باترجمہ بھی احمدیہ مدرسہ کاٹھ گڑھ سے ہی سیکھا۔ قرآن کریم کی تلاوت بڑی خوش الحانی سے کرتے تھے اور تلفظ پر بڑا عبور حاصل تھا۔ کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے۔ رمضان المبارک میں 3 دن میں دور مکمل کر لیا کرتے تھے۔ پیارے ابا جان دور بیٹھے بغیر قرآن کریم دیکھے ہماری قراءت میں غلطیوں کی تصحیح کروا دیا کرتے تھے۔ جسے دیکھ کر ہمیں بڑی حیرت ہوتی تھی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے آپ کی وفات پر آپ کے کتبے کی عبارت پر لکھوایا ''تلاوت قرآن پاک میں خاص شغف رکھتے تھے''۔

خلافت احمدیہ کی بصیرت خداداد بصیرت ہوتی ہے۔ 1947ء میں تقسیم ہند سے بہت پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے احمدی نوجوانوں کو کثرت کے ساتھ فوج میں بھرتی ہونے کی تحریک کی۔ اور ایک علیحدہ رجمنٹ بھی منظور کروالی جس کا نام 15 پنجاب احمدیہ رجمنٹ رکھا۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح کے اپنے بھائی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور ان کے بھتیجے حضرت صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب اور دیگر معروف اشخاص میں بریگیڈیئر وقیع الزمان صاحب بھی شامل تھے پیارے ابا جان بھی حضور کی تحریک پر 15 پنجاب احمدیہ رجمنٹ میں بھرتی ہو گئے۔ آپ فوج میں VCO کے عہدے پر فائز تھے یعنی وائس کمانڈنگ آفیسر تھے۔ جب ابا جان فوج میں بھرتی ہوئے کہنے لگے لگتا ہے جماعت ہم سے کوئی بڑا کام لینا چاہتی ہے جب حضرت خلیفۃ المسیح نے حفاظت مرکز کے لئے نوجوان احمدی احباب کو تحریک کی تو پیارے ابا جان فوج چھوڑ کر اپنے آپ کو اس تحریک میں پیش کرنے لئے آ گئے۔ یہاں ایک انتہائی دلچسپ اور ایمان افروز واقعہ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ حفاظت مرکز پر جانے سے پہلے پیارے ابا جان کی عادت میں دو گدوں اور دو تکیوں پر سونا تھا ایک رات یہ سوچ کر کہ میری یہ شاہانہ عادت میرے لئے حفاظت مرکز کے لئے کمزوری کا باعث نہ بن جائے۔ آپ نے ایک گدا اور ایک تکیہ اپنے بستر سے کم کر دیا۔ پھر آہستہ آہستہ باقی ماندہ گدا اور تکیہ بھی نکال دیا اور صرف چارپائی پر سونا شروع کر دیا۔

قادیان حفاظت مرکز پر جانے سے پہلے ابا جان 4 بھائی تھے۔ چاروں میں سے تین بھائیوں میں جانے کے لئے قرعہ اندازی ہوئی۔ بڑے بھائی چوہدری عبدالحق صاحب نمبردار جو کہ دمہ کے مریض تھے اپنی بیماری کی وجہ سے قرعہ اندازی میں شامل نہ ہو سکے۔ قرعہ اندازی ہوئی تو ابا جان کے چھوٹے بھائی چوہدری عبدالرحمان صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ چک 366 ڈبلیو بی لودھراں کا نام نکلا۔ پیارے ابا جان نے چھوٹے بھائی سے درخواست کی ایک بار پھر قرعہ اندازی چنانچہ پھر قرعہ اندازی ہوئی تو پھر نام چھوٹے بھائی کا نکلا۔ ابا جان نے تیسری بار قرعہ اندازی کی درخواست کی اور پھر نام ابا جی کے چھوٹے بھائی کا نکلا۔ پیارے ابا جان چھوٹے بھائی سے درخواست کی کہ میں کافی عرصہ سے اپنے آپ کو اس مقصد کے لئے تیار کر رہا ہوں تم اپنا حق مجھے دے دو۔ چھوٹے بھائی نے بڑے بھائی کی عزت افزائی کی اور اپنا حق بڑے بھائی کو دے دیا۔ اور کہا آپ اپنے اکلوتے بیٹے نور احمد ناصر (خاکسار) کو میرے پاس چھوڑ جاؤ اور میرے بیٹے انوارالحسن کو اپنے ساتھ لے جاؤ تاکہ میں بھی ایک طریق سے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو جاؤں۔

1950ء میں جب درویشان قادیان کی فیملیاں قادیان گئیں تو میرے چچازاد بھائی انوارالحسن بھی گئے اور مجھے چڑانے لگے اور کہنے لگے آپ رہ گئے اور میں درویش بن گیا میں روتا ہوا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے پاس گیا اور شکایت کی صاحبزادہ صاحب نے مجھے بڑی تسلی دی لیکن جب میں نہ خاموش ہوا تو فرمانے لگے ''کون کہتا ہے تم درویش نہیں ہو۔ وہ صرف درویش ہے تم درویش ابن درویش ہو'' اللہ اللہ کیا ہی پیارے وجود تھے کس طرح میری حوصلہ افزائی کی۔

قارئین کرام! میرے پیارے ابا جان نفاست پسند انسان تھے۔ ہمیشہ صاف ستھرے دھلے ہوئے کپڑے ایک کریز کی استری کے ساتھ پہنتے تھے۔ سر پر کلّے والی پگڑی کلف لگا کر پہنتے تھے شخصیت نہایت ہی بارعب تھی دانتوں کی صفائی کا خاص خیال رکھتے تھے۔

خلافت احمدیہ کے ساتھ اطاعت، فرمانبرداری اور پیار کا سلوک ان کی صفات کا خاصہ تھا۔ ہمیشہ اپنی اولاد کو خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے تھے یہاں تک کہ مجھے بے شمار ایسے خطوط لکھے جو خلافت سے اطاعت اور فرمانبرداری کا سبق دیتے تھے اور میری زندگی کا ایک روشن باب تھے۔ حضرت سید میر داؤد احمد صاحب سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ جب قادیان تشریف لے گئے تو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سے دریافت کیا کہ میں اس درویش کو ملنا چاہتا ہوں جس نے اپنے بچے ناصر کی جو کہ پاکستان ربوہ میں زیرِ تعلیم ہے اتنی دور بیٹھے اتنی اعلیٰ تربیت کی ہے۔ اللہ انہیں بہترین جزا عطا کرے۔ آمین

پیارے ابا جان انتہائی دعا گو شخصیت تھے خاکسار عینی شاہد ہے کہ ربوہ سے بھی جماعت کے بزرگان پیارے ابا جان کو دعا کے لئے لکھتے رہے ان کے پاس جا کر دعا کی درخواست کرتے تھے اور استخارہ وغیرہ کے لئے پیارے ابا جان کی خدمت لیتے رہے۔ نماز تہجد آپ کی عبادات میں سرفہرست تھی۔ بیماری کی آخری حالت میں بھی باقاعدہ وضو کر کے نماز تہجد ادا کرتے رہے۔ مجھے کوئی دن یاد نہیں جب آپ نے نماز تہجد ادا نہ کی ہو۔

ایک اور بات جو پیارے ابا جان کی یاد میں لکھنا چاہتا ہوں۔ مرکز قادیان کے ساتھ بے انتہا عشق و محبت تھی۔ اپنا سارا وقت قادیان دارالامان میں رہنا پسند کرتے تھے۔ اگر کبھی کچھ دیر کے لئے مجھے ملنے پاکستان آتے تو دل ہمیشہ قادیان اٹکا

رہتا تھا۔ بڑی بے چینی سے کہتے ہیں نے جلدی واپس قادیان جانا ہے حضرت خلیفۃ المسیح نے مرکز کی جو حفاظت ہمارے درویشان کے سپرد کی ہے۔ وہ اولین فرض ہے۔ اور باقی تمام چیزیں ثانوی حیثیت رکھتی ہیں۔

پیارے ابا جان کی ایک بڑی صفت یتیموں کے ساتھ حسن سلوک تھا۔ خاکسار کی اہلیہ مرحومہ سیدہ مریم صدیقہ جو سید لیاقت حسین شہید صاحب کی صاحبزادی تھیں اپنے والد صاحب کی شہادت کے بعد اپنے تینوں بھائیوں کے ساتھ بچپن میں قادیان آئیں تو میرے ابا جان نے ان کی پرورش بڑے احسن طریق سے کی اپنے بچوں کی طرح پڑھایا۔ اور ان کی شادی اس غرض سے میرے ساتھ کی کہ کہیں کوئی اور یہ سمجھ کر کہ یتیم بچی ہے ظلم نہ کرے۔

مہمان نوازی ایک اور وصف تھا جلسہ کے دنوں میں اپنے گھر کی ساری جگہ مسیح پاک کے مہمانوں کے لئے وقف کر دی جاتی اور ان کے کھانے پینے کا خاص التزام کیا جاتا۔ دسمبر میں قادیان کی سردی میں مہمانوں کے آرام کے لئے چائے کے ساتھ ابلے انڈے ان کی مہمان نوازی کی زینت بنتے۔

پیارے ابا جان کی بڑی خواہش تھی کہ ان کی ساری اولاد زندگی وقف کرے مجھے بھی انہوں نے وقف کیا لیکن وکالت دیوان کی طرف سے خاکسار کو ٹی۔ آئی۔ احمدیہ کالج ربوہ میں داخلہ کا ارشاد ہوا۔ خاکسار روتا ہوا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے پاس گیا اور عرض کی کہ میرے والد صاحب کی خواہش ہے کہ میں زندگی وقف کروں اور میں اس کے لئے تیار ہوں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا یہ رقعہ لو اور جا کر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب جو اس وقت کالج کے پرنسپل تھے کو دو داخلہ لو تمہارا وقف یہ ہے کہ تم اپنے درویش والد کی خدمت کرو۔ خاکسار نے ہمیشہ اس نصیحت کا خاص خیال رکھا اور اپنے ابا جان کی خدمت کرتا رہا۔ خاکسار نے اپنے ابا جان کی خواہش کے مطابق اپنے بڑے بیٹے منصور احمد ناصر کو بچپن سے وقف کر دیا جس نے ایم ایس سی فزکس میں کامیابی حاصل کی اور گزشتہ پندرہ سال سے مجلس نصرت جہاں سکیم کے تحت لائبیریا ویسٹ افریقہ میں شاہ تاج احمدیہ سینئر ہائی سکول میں بطور پرنسپل خدمات بجا لا رہے ہیں۔ اسی طرح خاکسار کا چھوٹا بیٹا مسرور احمد ظفر 7 سال پاکستان میں خدمات بجا لانے کے بعد گزشتہ 12 سال سے مغربی افریقہ کے ملک گھانا میں مربی سلسلہ کے طور پر جماعتی خدمات کی سعادت پا رہا ہے۔

پیارے ابا جان کی چھوٹی اولاد میں مولانا نورالدین صاحب مربی سلسلہ قادیان میں لائبریرین کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ پیارے ابا جان کا ایک نواسہ سید احسان شاہ لندن کے جامعہ احمدیہ میں درجہ اولیٰ کا طالب علم ہے۔

ابا جان کی بڑی بیٹی مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ کافی لمبا عرصہ سے ڈنمارک میں نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ ہیں۔ آپ کی چھوٹی بیٹی مکرمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ بھی حلقہ سنت نگر لاہور میں صدر لجنہ اماء اللہ ہیں۔

پیارے ابا جان کو خود درویش قادیان ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے مختلف عہدوں پر خدمات بجا لانے کی توفیق دی۔ جن میں سے افسر لنگر خانہ قادیان۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ جہاں آپ کو بہشتی مقبرہ کی تزئین نو میں کام کرنے کی نمایاں توفیق ملی۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ۔ نائب ناظر دعوت الی اللہ اور نائب ناظر اعلیٰ قادیان نمایاں ہیں۔

قارئین کرام زمانہ درویشی کی مشکلات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں تمام درویشان قادیان ان مشکلات میں برابر کے شریک رہے لیکن نہایت صبر و اخلاص سے ان مشکلات کا مقابلہ کیا۔

پیارے ابا جان کا پختہ ایمان تھا کہ رسول اللہ کی سنت تعدد ازدواج انسان کی پرہیزگاری اور تقویٰ کے لئے مشعل راہ ہے۔ چنانچہ اسی لئے محض تقویٰ و پرہیزگاری کی زندگی بسر کرنے کے لئے پیارے ابا جان نے مختلف اوقات میں پانچ شادیاں کیں۔ جن سے آپ کے 6 بیٹے اور 7 بیٹیاں ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے ابا جان کو اپنے خاص پیاروں میں خاص مقام عطا کرے۔ آمین۔ اور ہم ان کی نسل کو ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جماعت احمدیہ کی صحیح معنوں میں بہترین خدمت کی توفیق دے۔ آمین۔

مکرم محمود احمد ملک صاحب

28 مئی 2010ء کو سانحہ لاہور میں نذرانہ جان پیش کرنے والے

مکرم خلیل احمد صاحب سونگی کا ذکر خیر

خلیل احمد سونگی ایسی شخصیت کے مالک تھے کہ جن کی کسی محفل میں موجودگی کا صرف ایک ہی مطلب تھا کہ وہ زندہ اور پُر امید لوگوں کا محدود اجتماع ہے۔ زندگی سے بھرپور قہقہے، مسکراہٹیں، ہنسی اور مذاق ان کا معمول تھا۔ زندگی کے ہر موڑ پر عمر میں مجھ سے پندرہ سال چھوٹا ہونے کے باوجود میرے مشیر اور مددگار رہے میرے تمام غموں اور خوشیوں میں دل و جان سے شریک رہے۔ میری فیملی کا کوئی بھی فنکشن ان کی شمولیت کے بغیر ادھورا تھا۔ وہ ہر تقریب میں اس طرح شامل ہوتے تھے کہ دیکھنے والا مہمان اور میزبان کا فرق نہ کر سکتا۔ انہوں نے مشکل حالات میں دامے، درمے، قدمے، سخنے میرا ساتھ دیا میں نے زندگی میں جب بھی ان کی ضرورت محسوس کی ان کو ہمیشہ اپنے قریب پایا۔

ان کی کس کس صفت کا ذکر کروں وہ تو ہمہ صفت موصوف تھے۔ خلافت سے عشق کا تذکرہ ہو مرکز سلسلہ سے تعلق کا پیمانہ ہو۔ غریبوں سے ہمدردی اور ان کی عملی مدد کا پہلو ہو دوست احباب سے غم خواری کا بیان ہو۔ رشتہ داروں سے حسن سلوک کا معاملہ ہو۔ شہداء کے ورثا کا خیال اور ان کی خبر گیری ہو یا کسی بھی مقامی یا مرکزی تحریک میں شمولیت ہو خلیل سونگی ہمیشہ صف اوّل میں نظر آتے تھے۔ میرا ہی نہیں ملنے والے ہر شخص کا ان سے ملاقات کے بعد یہی خیال ہوتا تھا۔

زندگی سے یہی گلہ ہے مجھے
تو بڑی دیر سے ملا ہے مجھے

مستقبل کا مورخ جب بھی گوجرانوالہ کے مخلصین کا ذکر کرے گا تو خلیل احمد سونگی صاحب کی خدمات کا ذکر ان کو خراج عقیدت پیش کئے بغیر نہیں رہ سکے گا۔

مرحوم کے مالی قربانی کے پہلو پر میرے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے ایک خطبہ جمعہ میں تفصیل سے ذکر فرما چکے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مالی جہاد میں ان کا کیا مقام تھا۔ اس کے علاوہ میرے ذاتی علم میں یہ بات ہے کہ جماعت کے چند مقتدر احباب کے پاس خاصی رقم جمع رکھتے تھے کہ وہ جب بھی کوئی ضرورت مند پائیں اس کی مدد کر دیں اور یہ کہ ان کا نام کسی طور پر ظاہر نہ ہو۔

خلیل احمد سونگی Self Made انسان تھے عملی زندگی کا آغاز واپڈا کی ملازمت سے کیا۔ اس کے بعد ایک معمولی درجہ کی کاروباری زندگی شروع کی۔ اپنی محنت، ہمت، جانفشانی اور دیانت دارانہ روش سے کاروبار میں دن بدن ترقی کرتے گئے۔ جس کا راز جماعت اور مجلس خدام الاحمدیہ کے لئے ان کا عملی طور پر وقف رہنا تھا۔

کاروبار کے سلسلہ میں پہلے گوجرانوالہ سے لاہور اور پھر پاکستان سے امریکہ شفٹ ہو گئے۔ جماعت سے اپنے تعلق کو ہمیشہ پختہ سے پختہ تر کرتے رہے اور ہر جگہ جماعت کی خدمت کا کوئی نہ کوئی موقعہ ڈھونڈ لیتے بوقت شہادت خدا کے فضل سے جماعت کے اہم عہدے دار تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جس قدر رزق میں فراخی عطا کرتا گیا، صدقہ و خیرات اور انفاق فی سبیل اللہ میں ان کے اندر اتنی ہی تیزی آتی رہی۔ میرے شہید بھائی اس قدر صائب الرائے تھے کہ ہر شخص ان سے مشورہ کر کے مطمئن ہو جاتا تھا کہ اس سے بہتر اس مسئلے کا کوئی حل ممکن نہ تھا۔ ان کے مشوروں کو ہر شخص بہت اہمیت دیتا ہے۔ کیونکہ یہ ہمیشہ ہی اخلاص، کامل مشاہدہ، معاملہ فہمی، تجربہ کاری، دور اندیشی اور دیانت داری پر مبنی ہوتے تھے۔

اپنی زندگی میں انہوں نے گوجرانوالہ کے 6 امراء کے ادوار دیکھے۔ ہر امیر جماعت کے ساتھ ان کے تعلقات انتہائی خاکساری، عاجزی اور اخلاص پر مبنی ہوتے تھے۔ یہ بات خاکسار کے ذاتی علم میں ہے کہ ہر امیر جماعت کے نزدیک وہ جماعت کا اہم اثاثہ تھے اور تمام ان کے مشورہ کو خاص اہمیت دیتے تھے کیونکہ انہوں نے اپنی زندگی میں شرائط بیعت کے تحت ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم کر رکھا تھا۔ جماعتی غیرت ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور نظام جماعت کی خلاف ورزی ان کے نزدیک سب سے بڑا اور ناقابل معافی جرم تھا۔

آخری مرتبہ خاکسار سے ان کی ملاقات 2009ء کے جلسہ سالانہ UK پر ہوئی تھی۔ جو ان کی زندگی کا آخری جلسہ ثابت ہوا۔ جلسہ سالانہ UK کے موقع پر وہ دنیا کے جس حصہ میں بھی ہوتے اپنی مصروفیات چھوڑ کر لندن کا رخ کرتے اپنی زندگی میں شاید ہی کوئی جلسہ ہو جس میں وہ تمام فیملی سمیت شریک نہ ہوئے ہوں۔ کہا کرتے تھے کہ لندن کے جلسہ کی شان ہی نرالی ہے اس لئے اس سے غیر حاضری کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا۔ جلسہ سالانہ کے تینوں دن تمام پرانے دوستوں کی خواہش تھی کہ زیادہ سے زیادہ وقت شہید کے ساتھ گزاریں اور پرانی یادوں کو تازہ کریں ان سے یہ آخری ملاقات ہر لحاظ سے یادگار تھی۔

نسان لیف

یہ جاپان کے تیسرے بڑے کار ساز ادارے، نسان کی بجلی سے چلنے والی کار کا نام ہے۔ نسان لیف دنیا کی پہلی برقی کار ہے۔ ادارہ ایسی پچاس ہزار کاریں سالانہ بنانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ مزید برآں ادارے نے یورپ، امریکہ اور ایشیا میں مختلف اداروں سے معاہدے کئے ہیں تاکہ جگہ جگہ بیٹری چارج کرنے والے سٹیشن بن سکیں۔ تاہم نسان لیف کی بیٹری گھریلو بجلی سے بھی چارج ہو سکتی ہے۔ نسان لیف کی زیادہ سے زیادہ رفتار 145 کلومیٹر فی گھنٹہ ہے۔ یہ 24 کلوواٹ لیتھیم بیٹری سے چلتی ہے۔ بیٹری صرف تیس منٹ میں 80 فیصد تک چارج ہو سکتی ہے۔ مکمل چارج ہونے کے بعد کار 100 کلومیٹر کا سفر بآسانی طے کر لیتی ہے۔ یہ چلتے ہوئے کسی قسم کا شور پیدا نہیں کرتی اور بڑی آرام دہ ہے۔ نسان لیف کی قیمت 25 سے 33 ہزار ڈالر کے درمیان ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم مبارک علی بٹ صاحب ربوہ تحریر کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 13/اکتوبر 2011ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کو وقف نو کی تحریک میں شمولیت کی منظوری دیتے ہوئے فاران احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد اقبال بٹ صاحب نائب ناظم صحت جسمانی مجلس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ کا پوتا اور مکرم محمد ارشد بٹ صاحب بھڑی شاہ رحمٰن ضلع گوجرانوالہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے اور دین و دنیا کی حسنات سے نوازے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ زکیہ فردوس صاحبہ زوجہ مکرم حنیف احمد محمود صاحب ربوہ تحریر کرتی ہے

میری اور بھائی جان مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن کی پھوپھی محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم محمد شریف خان صاحب مرحوم فیکٹری ایریا احمد ربوہ مختصر سی بیماری کے بعد مورخہ 11 اکتوبر 2011ء کو بعمر 87 سال اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئیں۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ کے بیٹوں کی بیرون ملک سے آمد کے بعد آپ کی نماز جنازہ مورخہ 14/اکتوبر 2011ء کو بیت مبارک ربوہ میں مکرم سید محمود احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم عمر علی طاہر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔

مرحومہ بہت سی خوبیوں اور اعلیٰ اخلاق کی مالک تھیں۔ قرآن اور سنت میں بیان تمام اخلاق حسنہ کو اپنانے کی ہمہ تن کوشش کرتیں۔ بروقت نماز ادا کرنے کی پابند تھیں۔ قرآن کریم سے والہانہ پیار تھا۔ آخری عمر میں جب نظر کمزور ہو گئی تب بھی جتنا حصہ باسانی پڑھ سکتیں اس کی تلاوت کرتیں۔ اپنی اولاد کو بھی نماز باجماعت اور قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دلاتی رہتیں۔ مرحومہ مخلص، نیک، احمدیت کی فدائی اور خلافت کے ساتھ محبت وعشق کا تعلق رکھنے والی تھیں۔ تنگی ترشی میں اللہ تعالیٰ کے حضور شکر کے سجدے بجا لاتی رہیں۔ میاں کی 1982ء میں وفات کے بعد بیوگی کا لمبا عرصہ نہایت صبر و شکر کے ساتھ گزارا۔ آپ ایک بہت اچھی ساس تھیں۔ اپنی بہوؤں کے ساتھ حد درجہ پیار اور شفقت سے پیش آتیں۔ طبیعت میں غصہ نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ ہم بچوں نے اپنی زندگی میں آپ کی طرف سے کوئی جھگڑا نہیں دیکھا۔ بہت دعا گو تھیں۔ اپنوں اور غیروں سے بہت پیار سے پیش آتیں۔ آپ مکرم بشیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ گوجر خان کی تائی تھیں۔

آپ نے چھ بچے مکرم منصور احمد خاں صاحب فیکٹری ایریا احمد ربوہ، مکرم مسعود احمد خاں صاحب فیکٹری ایریا احمد ربوہ، مکرم خالد احمد جاوید صاحب لندن، مکرم مظفر داؤد صاحب جرمنی، مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ زوجہ مکرم جاوید احمد صاحب جرمنی اور مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ زوجہ مکرم صدیق احمد صاحب جرمنی یادگار چھوڑے ہیں۔ نیز آپ نے پسماندگان میں 10 پوتے، 16 پوتیاں، 2 نواسے، 5 نواسیاں اور 26 پڑ پوتے، پڑپوتیاں، پڑ نواسے اور پڑ نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں جن میں 10 وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے۔ پسماندگان کا حامی و ناصر ہو اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد اشفاق صاحب امیر ضلع نواب شاہ تحریر کرتے ہیں

خاکسار کے انتہائی عزیز دوست اور ساتھی مکرم محمود احمد بھٹی صاحب مؤرخہ 24 ستمبر 2011ء کو کراچی میں انتقال کر گئے۔ بعد از نماز عشاء ان کی نماز جنازہ بیت الذکر گلشن جامی کراچی میں ادا کی گئی۔ 25 دسمبر کو ان کی میت ربوہ لے جائی گئی۔ نماز جنازہ محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے پڑھائی۔ چونکہ مرحوم موصی تھے اس لئے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ مرحوم کی عمر 45 سال تھی۔ پسماندگان میں دولڑکے اور دولڑکیاں اور ان کی بیوہ ہیں۔ یہ 9 بہن بھائی ہیں۔ ان کے والدین حیات ہیں۔ مرحوم کے دماغ میں ٹیومر تھا۔ ان کے 3 آپریشن ہوئے۔ مگر آخر خدا کی تقدیر غالب آئی اور وہ خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ 1975ء میں یہ سارا خاندان نبی سرروڈ ضلع عمر کوٹ سے نواب شاہ شفٹ ہوا تھا۔ مرحوم ایک سال نواب شاہ کے قائد ضلع بھی رہے۔ یہ لمبا عرصہ سیکرٹری وقف نو کے عہدہ پر محنت اور خلوص و وفا کے ساتھ کام کرتے رہے اور لمبا عرصہ نواب شاہ میں سیکرٹری ضیافت بھی رہے۔ نواب شاہ میں ہر دلعزیز تھے اور نواب شاہ جماعت کے فعال رکن کے طور پر ان کی پہچان تھی۔ بعد ازاں چند سال بیشتر بعض وجوہات کی بناء پر یہ پورا خاندان گلشن جامی کراچی شفٹ ہو گیا۔ وہاں بھی انہیں جماعتی خدمات کی توفیق ملتی رہی۔ ان کے والد مکرم رفیق احمد بھٹی صاحب (جو خود بیمار اور انتہائی ضعیف و کمزور ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کے لئے بھی درخواست دعا ہے) نے خاکسار کو بتلایا کہ ہسپتال میں جب انہیں آخری بار آپریشن کے لئے لے جایا گیا تو وہاں سے انہیں فون کر کے یہ شعر سنایا۔

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلا ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

مرحوم نمازی، شریف، پرہیز گار، جماعت و خلافت کے فدائی و وفادار، ہنس مکھ، والدین کے اطاعت گزار اور بہترین انسان تھے۔ خاکسار سے ساری عمر میں ان کا انتہائی خاص پیار و وفا کا تعلق رہا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کی بلند کرے۔ ان کے بزرگ والدین کو صبر و قرار نیز ان کی اولاد کا حامی ناصر ہو اور ان کو یہ صدمہ حوصلہ و صبر سے برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد انوار الحق کلرک شعبہ مال دفتر دارالذکر لاہور تحریر کرتے ہیں

خاکسار کے خالہ زاد بھائی مکرم شمس دین صاحب ولد مکرم روشن دین صاحب مرحوم کی دائیں آنکھ کا سفید موتیا کا آپریشن سول ہسپتال گوجرانوالہ میں ہوا ہے۔ آپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے۔ موصوف ابھی ہسپتال میں ہیں۔ کمزوری محسوس ہو رہی ہے۔ احباب سے آپریشن کی کامیابی اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اسی طرح خاکسار کے ماموں زاد بھائی مکرم محمد یونس صاحب ولد مکرم محمد اسماعیل صاحب مرحوم آف دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور آج کل ریلوے کرن ہسپتال لاہور میں داخل ہیں اسی طرح ان کا چھوٹا بیٹا عرفان بھی بخار کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

حضرت میاں نور محمد صاحب
کھوکھر امیر پور ضلع ملتان
رفیق حضرت مسیح موعود

بیعت: 15/اگست 1907ء
وفات: 28/اکتوبر 1949ء

حضرت میاں نور احمد صاحب مدرس مدرسہ امدادی بستی وریام کملانہ ڈاک خانہ ڈب کلاں تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ جن کا ذکر حضرت مہدی معہود نے حقیقۃ الوحی کے نشان نمبر 141 میں فرمایا ہے۔ آپ کے چھوٹے بھائی تھے۔ میاں نور احمد صاحب نے آپ کو دعوت الی اللہ کی اور حق پانے کے لئے استخارہ بھی بتایا اور ایک حمائل شریف مترجم حضرت شاہ رفیع الدین بھی دی کہ اسے بلاناغہ پڑھیں اور خدا تعالیٰ سے دعا مانگتے رہیں۔ تلاوت قرآن مجید اور استخارہ کے نتیجہ میں آپ کو پروانہ وار بیعت اور حضرت مسیح موعود کی زیارت کا شوق پیدا ہو گیا اور آپ مولوی محمد فاضل صاحب احمدی کو ساتھ لے کر قادیان پہنچے۔ چار پانچ روز بیت مبارک میں حضرت اقدس کے ساتھ نماز باجماعت ادا کی۔ 15/اگست 1907ء کو بوقت عصر حضور تشریف لائے تو آپ بیعت کے لئے آگے بڑھے۔ بیعت کے بعد حضور نے ان سے ملتان کے کوائف دریافت فرمائے اور پوچھا کہ اس طرف سلسلہ کی مخالفت کثرت سے تو نہیں آپ نے عرض کیا بہت لوگ مخالف ہیں۔ اس پر حضرت اقدس نے ایک روح پرور تقریر فرمائی جس کے آخری الفاظ یہ تھے۔

خدا تعالیٰ کی قدرت دیکھو کہ جہاں ہماری مخالفت میں زیادہ شور اٹھا ہے وہاں ہی زیادہ جماعت تیار ہوئی ہے جہاں مخالفت کم ہے وہاں ہماری جماعت بھی کم ہے۔

حضور کی یہ تقریر مع کوائف ملتان الحکم 24/اگست 1907ء میں چھپ چکی ہے۔

میاں نور محمد صاحب غریبوں کے ہمدرد اور منکسر المزاج تھے۔ نماز تہجد کے باقاعدہ پابند تھے۔ حضرت مسیح موعود کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی آنکھوں سے اکثر آنسو رواں ہو جاتے تھے۔ ترقی احمدیت، درویشان قادیان اور مربیان سلسلہ اور خاندان حضرت مسیح موعود کے لئے درد دل سے دعائیں کیا کرتے تھے۔ گنگارام ہسپتال لاہور میں فوت ہوئے۔ جنازہ حضرت مصلح موعود نے پڑھایا۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

تقریب آمین

مکرم ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ صاحب فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور تحریر کرتے ہیں

خاکسار کے بیٹے مکرم ڈاکٹر احمد رضوان صادق صاحب ناروے کی بیٹی مریم رضوان نے 8 سال کی عمر میں قرآن مجید کا پہلا دور ختم کر لیا ہے۔ مورخہ یکم اکتوبر 2011ء کو اس کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ ناروے کے دوران ازراہ شفقت دوسرے بچوں کے ساتھ بچی سے بھی قرآن مجید سنا۔ اور دعا کروائی۔ بچی مکرم عبدالمنان صاحب کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن مجید کی تعلیم کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم حاجی مبشر احمد چیمہ صاحب نصیر آباد عزیز ربوہ اطلاع دیتے ہیں

میرے بیٹے سعید احمد چیمہ صاحب و بہو مکرمہ سعیدہ سعید صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ولید احمد نام عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی عظیم الشان تحریک میں شمولیت کا اعزاز بھی بخش دیا ہے۔ نومولود مکرم ذوالفقار علی صاحب دارالرحمت غربی کا نواسہ اور مکرم حافظ تصور احمد صاحب چیمہ کا بھتیجا اور مکرم چوہدری احمد دین چیمہ صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر کرے اور ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور بنی نوع انسان کے لئے مفید وجود بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم رفیع اللہ خاں صاحب وقف جدید کمپیوٹر سیکشن تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 18/اکتوبر 2011ء کو دو بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل کرتے ہوئے نام سلمان رفیع عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ٹھیکیدار سمیع اللہ خان صاحب آف کوئٹہ کا پوتا (جنہیں اللہ تعالیٰ نے بیت الحمد کوئٹہ کی تعمیر کی سعادت عطا کی)، مکرم چوہدری لعل دین صاحب کی نسل سے (جنہیں کوئٹہ کی پہلی بیت الذکر کی تعمیر کی سعادت حاصل ہوئی) اور مکرم مرزا غلام احمد صاحب آف بیلجیئم کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے بچے کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم مسعود احمد بٹ صاحب دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ تحریر کرتے ہیں

محترم خواجہ فرحت اللہ صاحب بدّوملہی ضلع نارووال مورخہ 8/اکتوبر 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ محترم خواجہ قدرت اللہ صاحب کے بیٹے اور محترم خواجہ مسعود احمد صاحب ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ کے داماد تھے۔ مرحوم عرصہ تقریباً سوا سال سے بعارضہ کینسر بیمار تھے۔ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں باقاعدہ علاج جاری تھا۔ کہ مورخہ 7/اکتوبر کو طبیعت زیادہ خراب ہوگئی اگلے روز بذریعہ ایمبولینس فیصل آباد جا رہے تھے کہ راستے ہی میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ مرحوم کی میت دارالعلوم شرقی لائی گئی جہاں محترم محمد طارق محمود صاحب صدر محلّہ دارالعلوم شرقی مسرور نے نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر میت کو بدوملہی لے جایا گیا۔ احمدیہ بیت الحمد بدوملہی میں نماز ظہر وعصر کے بعد نماز جنازہ محترم محمد شاہد تبسم صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد محترم مربی صاحب نے دعا کرائی۔ مرحوم بہت سی صفات حسنہ سے متصف تھے۔ ہر ایک کا احترام، مہمان نوازی، خدمت انسانیت، ضرورت مندوں کی مدد، اپنوں اور بیگانوں کے کام آنا، ہر ایک کے دکھ سکھ میں شامل ہونا وغیرہ مرحوم کی خاص صفات تھیں۔ بچوں سے بڑی شفقت کرتے، ہر دل عزیز شخصیت تھے۔ مرحوم جماعتی خدمات میں بھی ہمیشہ پیش پیش رہے۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ بدوملہی رہے اور اب جماعت میں بطور سیکرٹری امور عامہ کام کر رہے تھے۔ خلافت سے ہمیشہ وفا کا محبت کا تعلق رہا۔ مرحوم کے پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ عطیہ فرحت صاحبہ اور ان کے چار بچے ہیں۔ بڑا بیٹا گیارہویں جماعت کا طالب علم ہے جبکہ چھوٹا بیٹا دانیال کی عمر ڈیڑھ سال ہے۔ بڑی بیٹی اریبہ فرحت آٹھویں جماعت میں جبکہ چھوٹی بیٹی ماہم فرحت پانچویں جماعت میں ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب پسماندگان کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور خود ان کا متکفل ہو۔ آمین

درخواست دعا

مکرم عاطف لطیف ساہواڑی صاحب مغلپورہ لاہور تحریر کرتے ہیں

میرے والد محترم لطیف احمد طاہر صاحب ڈینگی بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور ہائی بلڈ پریشر بھی ہے جس کی وجہ سے ناک سے خون آتا ہے اور خون زیادہ آنے کی وجہ سے ناک کی وین خراب ہو گئی ہے۔ آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے ابو جان کو شفاء کاملہ دے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں

جو خریداران الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ اکتوبر 2011ء مبلغ -/115 روپے بنتا ہے۔

بل کی ادائیگی جلد از جلد کریں۔ شکریہ

ربوہ میں طلوع وغروب 28۔ اکتوبر

طلوع فجر	4:54
طلوع آفتاب	6:19
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:25

تبدیلی جگہ کیور ویٹو سیل پوائنٹ
کیور یٹو سیل پوائنٹ گولبازار سے کالج روڈ اقصیٰ چوک منتقل ہو گیا ہے جرمن ولوکل ہومیوپیتھک ادویات کی خریداری کیلئے احباب نئی جگہ پر تشریف لاویں۔
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی
کالج روڈ ربوہ فون: 047-6213156

WEDDING PARTY | EVERYDAY
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Rabwah
Aqsa Road 6212515 6215455
Railway Road 6214760
www.sharifjewellers.com

EXPRESS کوریئر سروس
کی جانب سے U.K جرمنی۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا۔ امریکہ اور دیگر ممالک میں چھوٹے بڑے پارسل بھجوانے پر
شاندار سروس اور خصوصی پیکج
72 گھنٹے سروس کی بھی سہولت
سامان گھر سے پک کرنے کی سہولت
اعلیٰ سروس ہماری پہچان
نوٹ: فیصل آباد + سرگودھا + اسلام آباد اور کراچی سے بکنگ جاری ہے۔
فون آفس گولبازار: 047-6214955
فون آفس اقصیٰ روڈ: 047-6214956
شیخ زاہد محمود: 0321-7915213
نزد سپر برگر اقصیٰ روڈ بشارت مارکیٹ بالمقابل سیشن کورٹ ربوہ

FR-10

لہنگے ہی لہنگے
خصوصی پیکیج کے ساتھ
ورلڈ فیبرکس ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
03336550796

مکان برائے فروخت
مکان واقع دارالعلوم غربی صادق ربوہ برائے فروخت ہے
رابطہ نمبر: 0333-9791530

جینٹس، بوائز، شلوار قمیص، ویسٹکوٹ گرلز سوٹ
1 سال تا 38 سائز، لیڈیز کیلئے ٹراؤزر۔ بے شمار ورائٹی
رینبو فیشن ریلوے روڈ ربوہ
6214377

ہیپاٹائٹس قابل علاج مرض صرف ہومیو علاج سے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔ اے
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ گلی عامر کلر لیب: 0344-7801578

اہالیان ربوہ کیلئے خوشخبری
مہنگائی کے اس زمانہ میں کپڑے کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
ناصر نایاب کلاتھ کی سالانہ گرینڈ سیل جاری ہے
مردانہ وزنانہ تمام قسم کی ورائٹی کا نیا سٹاک جلد آئیں فائدہ اٹھائیں
ناصر نایاب کلاتھ گلی نمبر 1 ریلوے روڈ
فون: 0476213434
موبائل: 0323-4049003